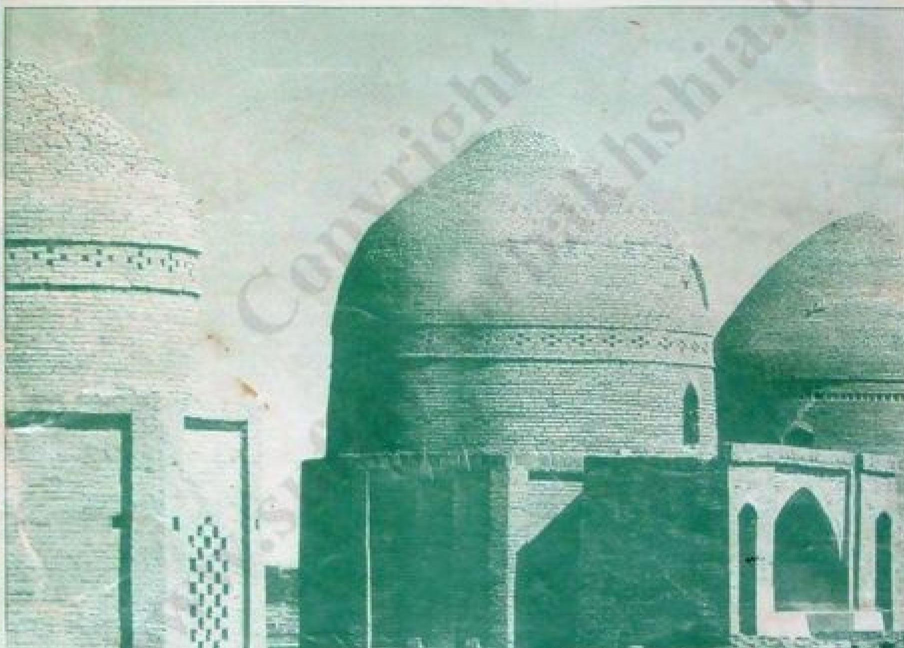
ماہنامہ

نوائے صوفیہ

انٹرنیشنل
اسلام آباد

شمارہ نمبر 96 | قیمت بیس روپے | نومبر 2007ء



مقبرہ سلجوق جو کہ اصفحان سے ۱۰۰ کلومیٹر دور شمال مشرق میں ریگستانی ایریا میں
واقع ہے صرف پختہ اینٹوں سے بنا ہوا فن تعمیر کا نادر نمونہ

محترم نمائندگان نوائے صوفیہ
اور
قارئین کے نام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد تسلیمات خیریت دوطرفین نیک نصیب باد!

جناب والا! عالم صحافت میں نوائے صوفیہ گزشتہ سترہ سالوں سے ملت نوربخشیہ کی ترجمانی کررہا ہے اور ادارہ نوائے صوفیہ کے بے لوث کارکنوں کی اَنتھک محنت کی بدولت یہ کامیابی سے شائع ہوتا رہا ہے تاہم گزشتہ کچھ عرصے سے اس ماہنامہ کی اشاعت متاثر ہوئی ہے۔ اِس کی بنیادی وجہ فنڈز کی کمی ہے۔ واجبات کے بروقت موصول نہ ہونے اور دیگر مالی مشکلات کی وجہ سے اس کی مسلسل اشاعت خطرے میں پڑنے کا اندیشہ ہے۔ مختلف نمائندوں کے ذمے اَب تک تقریباً ایک لاکھ روپے (1,00,000/-) سے زائد رقم واجب الادا ہے۔ اِس سلسلے میں متعلقہ نمائندوں کو یاددہانی کے خطوط پہلے ہی ارسال کردیئے گئے ہیں، اِس سے بدظن نہ ہوں۔ یہ بات آپ بخوبی جانتے ہیں کہ رسالے کی فروخت سے موصول ہونے والی رقم کے علاوہ ہمارا کوئی دوسرا ذریعہ آمدن نہیں ہے۔ رسالے کی بروقت اشاعت کے لئے ہمیں آپ لوگوں سے مالی مدد درکار ہے۔ ہمارے ریکارڈ کے مطابق مختلف نمائندوں کے پاس خطیر رقم واجب الادا ہے تاہم اگر رسالہ فروخت نہیں ہوا یا اُدھار دیا ہو تو اُس کی تفصیل کے ساتھ ہمیں مطلع کریں۔ ادارہ کی جانب سے ہر نمائندہ کے لئے تین روپے فی کاپی کے حساب سے حصہ مقرر ہے جسے منہا کرکے باقی رقم اپنی اولین فرصت میں ادارہ کو ارسال کریں ورنہ رسالہ کا مستقبل خطرہ میں پڑسکتا ہے۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ آپ اِس سلسلے میں ہر ممکن تعاون کریں گے کیونکہ آپ اور قارئین ہی ہمارا سرمایہ ہیں اور آپ ہی کی کوششوں اور تعاون سے اِس کی اشاعت جاری وساری ہے۔

ادارہ نوائے صوفیہ انٹرنیشنل اسلام آباد

☆☆☆

یہ معلومات "جدون ہنی بی فارمز" کی تحقیقاتی رپورٹ کا حصہ ہے۔

آمدیم برسرِ مطلب:

جس طرح سے شہد میں ملاوٹ یا نقلی شہد سے شفاء کے بجائے بیماریاں جنم لیتی ہیں اسی طرح سے اگر کسی مذہبی برادری کے مخصوص اور ممتاز عقائد واعمال میں کسی دوسری مذہبی برادری کے عقائد واعمال کی آمیزش ہو جائے تو یہ صورتِ حال نقلی شہد کے استعمال سے بھی زیادہ خطرناک اور بھیانک انجام پر منتج ہوتی ہے۔ جب کہ آج کل ہم اس خطرناک اور تباہ کن صورتِ حال سے دوچار ہیں، سابقہ تلخ تجربات ہمارے سامنے ہیں۔ بہت سے علاقوں میں ہمارے معنوی وجود کا جنازہ نکالا گیا ہے۔ ان علاقوں میں ہمارا معنوی وجود ایک بکھرا ہوا خواب بن کر رہ گیا ہے۔ بہ الفاظ دیگر ان علاقوں میں ہمارا وجود سراب ہی سراب ہے۔ یہ صورتحال صرف اور صرف بیگانے نظریات کی آمیزش اور نقالی سے پیدا ہوئے ہیں کے مصداق بنے ہوئے ہیں۔ عوام الناس سے لے کر اہل علم تک سب ہی گراں خوابی میں، پڑے ہوئے ہیں۔

خوش قسمتی سے ہمارے پاس ماہِ رمضان کے بابرکت ایام ہے، اس ماہِ مبارک میں ہمارے مخصوص عقائد واعمال ہیں لیکن افسوس کے ہم ان اعمالِ مخصوصہ کی صحیح طور پر بجا آوری۔ کے بجائے طرح طرح کی رنگین جملہ سازیوں میں پڑ کر اس ماہِ مبارک کی تعظیم کے بجائے توہین کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنی معنوی بربادی کی اصل وجوہات اور محرکات پر خوب غور کرے اور ان تباہ کن وجوہات اور محرکات کو گندے انڈے کی طرح باہر گلی میں پھینک دے۔ اہل علم اور دانشورانِ ملت کو موجودہ دور میں گراں خوابی سے بیدار ہو کر شریعتِ محمدیہ کی تبلیغ و اشاعت میں پیش پیش رہنے کی ضرورت ہے۔ معنوی تباہی کے بھیانک انجام سے عوام کو باخبر رکھنا آج کے دور میں بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ ذرا غور تو کرو کہ آخر ہم کب تک مذبذبین بن کر رہیں گے۔ کیا موت سے کسی کی گلوخلاصی ممکن ہے، ہرگز نہیں۔ تو پھر ہم ایک رنگین اور زنگ آلود معاشرہ اپنانے پر نازاں کیوں ہیں، کیا ہمارے لئے شاہ سید نوربخشؒ کے دور کو واپس لانا قطعاً ممکن نہیں، نہیں بالکل ممکن ہے، اگر ممکن ہے تو پھر فرزندانِ راہ حق کو ایک مؤثر تحریک چلانے کی ضرورت ہے تاکہ ہم اپنا کھویا ہوا مقام دوبارہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔

پس صوفیہ نوربخشیہ کے مکتبہ فکر سے بیدار، معزز اور مخلص نوجوانوں کو آگے آنا چاہیئے تاکہ ہماری نشاۃ ثانیہ کا بکھرا ہوا خواب شرمندہ تعبیر ہو سکے۔ اس کیلئے ہمیں یہ راہ اپنانے کی ضرورت ہے:

بادہ نوستانِ غم حق سرفروشانِ درِ حق

☆☆☆

(اداریہ)

تفکر و تذکر

ابو العرفان علامہ محمد بشیر

ربّ العالمین نے دنیا و مافیہا کو انسان کیلئے یعنی انسان کے فائدے کیلئے وجود میں لایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یعنی اللہ نے تمہارے فائدے کیلئے زمین میں موجود تمام چیزیں پیدا فرمائی ہیں۔ گویا مخلوقات خدا کا دائرہ اس قدر وسیع ہے کہ اُن کا پوری طرح احاطہ کرنا ممکن نہیں۔ انسانی فوائد کے حامل جانداروں میں سے ایک شہد کی مکھی ہے۔ قرآن مجید میں ایک سورۃ کا نام سورہ نحل ہے، نحل شہد کی مکھی کو کہتے ہیں۔ شہد کی مکھی سے جو شہد حاصل ہوتا ہے اُسے "فیہ شفآء للناس" قرآنی گارنٹی حاصل ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یعنی شہد کی مکھی کے پیٹ سے مختلف رنگ کے شربت برآمد ہوتے ہیں، اس شربت میں لوگوں کیلئے شفاء یابی ہے۔ گویا قرآنی گارنٹی سے معلوم ہوتا ہے کہ شہد میں بیماریوں کا مفید ترین علاج ہے۔ یہاں تک کہ ذیابیطس کی بیماری کیلئے ہر میٹھی چیز نقصاندہ ہے۔ لیکن شہد اگرچہ تمام میٹھی چیزوں کا سردار ہے، اس کے باوجود ذیابیطس کیلئے بہترین دوا ہے۔ علاوہ ازیں شہد کے دیگر فوائد یہ ہیں:۔

۱۔ فوری توانائی کا حصول

۲۔ نظام انہضام کی تقویت

۳۔ دمہ جیسے موذی مرض کیلئے آزمودہ علاج

۴۔ آنکھ کی بیماریوں کیلئے سودمند دارُو

۵۔ گردے کی مخصوص صلاحیتوں کو بڑھانا

خوب آگاہ رہے کہ جس شہد کو "فِيهِ شِفَآءٌ لِلنَّاس" کی قرآنی گارنٹی حاصل ہے اُسے سے مُراد بالکل خالص شہد ہے لیکن افسوس کا مقام ہے کہ ہمارے ملک میں بہت سے لوگ خالص شہد کے نام پر نقلی شہد تیار کر کے پورے ملک میں اسے فروخت کرتے ہیں گویا یہ لوگ شفاء کے نام پر بیماریاں فروخت کرتے ہیں۔ چینی، لیکوئڈ گلوکوز، پھٹکڑی، گلاب کی پتیاں، سونف، سیب، سفیدے کے پتے اور الائچی کو ایک خاص مقدار اور ترتیب سے ملا کر نقلی شہد تیار کیا جاتا ہے، بعد ازاں اس محلول کو شہد کی رنگت دینے کیلئے تھوڑی سے مٹی بھی اس میں ملائی جاتی ہے۔ اس شہد کو چھوٹی مکھی کا شہد کہتے ہیں۔ نقلی شہد کی تیاری کے دوران اسے بڑی مکھی کا شہد بنانے کیلئے زردے کا رنگ شامل کیا جاتا ہے، یہ یاد رکھنے کی چیز ہے کہ نقلی شہد میں گلوکوز کا استعمال اُسے خراب ہونے سے محفوظ کرنے کیلئے ہے اور سیب کا استعمال اُسے خوش ذائقہ بنانے کیلئے ہے۔ گویا نقلی شہد تیار کرنے والے ہمارے خالص شہد یعنی قرآنی گارنٹی کو داغدار بنا رہے ہیں۔ نقلی شہد کی

(گزشتہ سے پیوستہ)

مجموعہ شریعتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابوالعرفان علامہ محمد بشیر

واما اداب الجماعة فمنها تصوية الصفوف ولصوقهم من غير ضيق ولو حال بين الامام والماموم اوبين الصفين شارع او نهرا صغيرا و كبير لا باس به. ومنهما ان تم يكن بين الصفين اكثرمن ثلاثة اذرع ومنها ان لم لكن الماموم في الطبقة اسفلى و الامام في العليا وبالعكس لاباس به ومنها ان لم يجر الماموم المنفرد من في خلال الصفوف الى نفسه الا لمصلحة ولا يكره في اخر ولا حاجة الى جبره من في الصف الى جنبه لان قبحه اكثر من نفعه.

ترجمہ: نماز باجماعت کے آداب (یہ ہیں)

ا۔ صفیں سیدھی کرنا۔ ۲۔ کسی قسم کی تنگی کے بغیر نمازی حضرات کا آپس میں ملے رہنا۔ اگر امام اور ماموم کے درمیان یا دوصفوں کے درمیان کوئی سڑک حائل ہوتی ہو یا کوئی چھوٹی بڑی نہر حائل ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۳۔ دوصفوں کے درمیان تین گز سے زیادہ فاصلہ نہ ہو۔ ۴۔ ماموم نچلی منزل میں اور بالائی منزل میں امام نہ ہو۔ اس کے برعکس صورت ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ ۵۔ کوئی اکیلا ماموم صفوں کے درمیان سے کسی اور ماموم کو اپنی طرف کھینچ کے نہ لائے ہاں اگر کسی خاص مصلحت کی بنا پر ایسا کرنا پڑے تو کرے۔ صفوں کے آخر میں سے ایسا کرنا مکروہ نہیں ہے۔ صف میں موجود کسی ماموم کو اپنے پہلو کی طرف کھینچنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس کی قباحت اسکی منفعت سے زیادہ ہوا کرتی ہے۔

وضاحت: مذکورہ عبادتوں میں نماز جماعت کے چند ضروری آداب وغیرہ کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ آداب جماعت پانچ گنے گئے ہیں۔

ا۔ صفیں سیدھی کرنا۔ ۲۔ نماز گزاران کا آپس میں ملے ہوئے رہنا۔ ۳۔ دوصفوں کے درمیان تین گز سے زیادہ کا فاصلہ نہ ہونا۔ ۴۔ ماموم نچلی منزل میں اور امام اوپر والی منزل میں نہ ہو۔ اسکی الٹی صورت میں کوئی حرج نہیں۔ اکیلا کسی ماموم کا کسی اور ماموم کو صفوں کے بیچ میں سے اپنی طرف نہ کھینچنا وغیرہ وغیرہ

تفصیل وضاحت:

ا۔ صفیں سیدھی کرنا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نمازی حضرات کی صف بندی نہایت خوش منظر ہو۔ یعنی نماز گزار حضرات کی صفیں سیدھی سیدھی ہوں۔ یہ نہایت خوش منظر ہوا کرتا ہے۔ اگر صفیں ٹیڑھی ہوں تو یہ نہایت بدنما منظر ہوتا ہے اور ایسے نماز گزاران بڑے بے ادب گنے گئے ہیں۔

۲۔ کسی قسم کی تنگی کے بغیر نماز گزاران کا ملے ہوئے ہونا، اس کا مطلب یہ ہے کہ نماز گزاران کی صفیں سیدھی سیدھی ہونے کے ساتھ ساتھ ان میں کوئی بڑا خلا پیدا نہ ہونے پائے۔ خلا پیدا ہونے کی صورت میں بھی صفوں کا خوش منظر ہونا متاثر ہوتا ہے۔ یہ بھی ایک قسم کی بے ادبی والی صورت سمجھی جاتی ہے۔ بعض حضرات کا یوں کہنا کہ نماز گزاران ملے ہوئے نہ ہو تو شیطان کو صف میں گھس آنے کا موقع ملنا نمازی حضرات کی

معنوی ضعف کا کرشمہ ہے۔ اگر نمازی حضرات معنوی قوت کے حامل ہوں تو شیطان کو گھس آنے کا موقع میسر نہیں آسکتا بلکہ شیطان کا ہر حربہ ناکام ثابت ہوتا ہے اگر نمازی حضرات میں معنوی ضعف پایا جاتا ہو تو خواہ وہ جس قدر بھی آپس میں ملے ہوئے ہوں شیطان کو ان میں گھس آنا بڑا آسان کام ہوتا ہے۔ ایک بات یہ بھی ذہن نشین رکھنے کی ہے کہ اگر دو صفوں کے درمیان کوئی سڑک حائل ہو۔ کوئی چھوٹی نہر حائل ہو تو اس سے نماز جماعت میں کوئی خرابی پیدا نہیں ہوتی اس طرح سے امام اور ماموم کے درمیان بھی کوئی چیز حائل ہو تو کوئی حرج نہیں بشرطیکہ ماموم کو امام کی حرکات وسکنات کا پتہ خوب چل جاتا ہو یا امام کے پیچھے موجود بعض ماموم حضرات کی حرکات وسکنات کا پتہ چل جاتا ہو اگر امام وغیرہ کی حرکات وسکنات کا پتہ نہ چل جاتا ہو تو نماز جماعت کا انعقاد نہیں ہو سکے گا۔

۳۔ دو صفوں کے درمیان تین گز سے زیادہ فاصلہ نہ ہونا۔ مطلب یہ ہے کہ شرعاً دونوں صفوں کے درمیان فاصلہ کو تین گز انتہائی فاصلہ قرار دیا گیا ہے۔ تین گز سے زیادہ کا فاصلہ ہونا درست نہیں ہوگا۔ دو صفوں کے درمیان فاصلے کی زیادہ دوری ایک حد تک خوش منظر ہونے کے منافی سمجھی جاتی ہے۔

۴۔ ماموم نچلی منزل میں اور امام اوپر والی منزل میں نہ ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کہیں جگہ کی قلت کی وجہ سے کئی منزلہ مسجد تعمیر کرنے کی ضرورت پڑتی ہو تو وہاں پر نماز جماعت قائم کرنے کی صورت میں شرعی درست طریقہ یہ ہے کہ امام مسجد کی سب سے پہلی منزل میں ہو اور ماموم حضرات اوپر کی منزلوں میں ہوں۔ اگر اسکی الٹی صورت وقوع پذیر ہو جائے تو شرعاً درست نہیں ہوگا۔ یعنی امام سب سے اوپر والی منزل میں ہو اور ماموم حضرات نچلی منزلوں میں ہوں یہ شرعاً درست نہیں ہوگا۔

۵۔ اکیلا کسی ماموم کا کسی اور ماموم کو صفوں کے بیچ میں سے اپنی طرف نہ کھینچنا، اس کا مطلب یہ ہے۔ نماز گزاراں کی صفیں پوری ہوگئی ہوں۔ آخری صف میں صرف ایک ماموم کو کھڑا ہونا پڑا ہو تو بعض حضرات کے نزدیک وہ اکیلا ماموم صف میں سے ایک اور ماموم کو اپنی طرح کھینچ لائے گا تاکہ آخری صف میں دو ماموم ایک ساتھ کھڑے ہوں۔ ایسا عمل نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اس سے بعض اوقات جھگڑا جنم لیتا ہے۔ اور اجتماعی ادائیگی کے دوران ماموم حضرات میں ہاتھاپائی کی نوبت آئی ہے۔ اس کے نتیجے میں اجتماعی ادائیگی کے ثواب سے محرومی کا اندیشہ لاحق ہوتا ہے۔ یہاں پر شرعاً ایک بات مستثنیٰ رکھی گئی ہے۔ وہ کوئی خاص مصلحت ہے۔ یعنی اگر مصلحت کا تقاضا ہی ایسا کرنا ہی ہو اور اسے کے بغیر چارہ ہی نہ ہو تو یہ کم از کم نفس جواز کا حامل ہو سکے گا۔ تاہم آخری فیصلہ شریعت کا یہ قرار پایا ہے کہ صف کے آخر سے ایسا کیا جائے تو کوئی حرج نہیں لیکن بہتر اور بالکل آخری فیصلہ یوں صادر کیا گیا ہے۔ کہ صف میں سے کسی ماموم کو اپنے پہلو کی طرف کھینچ لانے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ ایسا کرنا اکثر اور لوگوں کو سخت ناپسند ہوا کرتا ہے اور یہ ایک قسم کی قبیح حرکت قرار پاتی ہے۔ اس لئے کہ اس قسم کی کارکردگی کا نقصان زیادہ اور فائدہ کم بلکہ فائدہ کا یکسر فقدان پایا جاتا ہے۔ ایسا کرنا خضوع اور خشوع کے بھی یکسر منافی قرار پاتا ہے۔ لہذا جملہ باجماعت نماز گزاران کے لیے ضروری ہے کہ وہ نماز جماعت کے شرعی اداب کا خوب لحاظ رکھے اور ثواب عظیم کے مستحق ٹھہرنے کو ترجیح دے۔ (جاری ہے)

☆☆☆

اخلاق اور عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

فیاض حسین فیضی سینوی

ظہور اسلام سے قبل عرب کی معاشرتی و اخلاقی حالت ناقابل بیان تھی بچیوں کو زندہ درگور کیا جاتا تھا۔ لوگ ایک خدا کے بجائے بے شمار خداؤں کی عبادت کرتے تھے۔ مظاہر فطرت کا معبود بنایا ہوا تھا۔ شراب' جوا' زنا اور حرام خوری عام تھی اور لوگ اس پر فخر کرتے تھے۔

اسلام نے آکر ظلمت کے ان گھٹا ٹوپ اندھیروں میں روشنی پھیلائی۔ شرک کو ختم کر کے ایک خدا کی عبادت پر زور دیا۔ بچیوں کو زندہ دفن ہونے سے بچایا۔ عورت کو اعلیٰ مقام دیا۔ شراب' جوا' چوری' زنا اور حرام خوری پر سختی سے پابند عائد کی اور خلاف ورزی کرنے والے کے لئے سزا مقرر کی۔

سرکار دو عالم فخر موجودات بھی آخر زماں ﷺ نے تشریف لاکر عرب کی تاریکی کو روشنی میں بدلا۔ اخوت کا نظام متعارف کرایا اور دشمنوں کو بھائی بھائی بنا دیا۔ غلام اور آقا کا تصور مٹا دیا۔ غلاموں اور لونڈیوں سے حسن سلوک کرنے کی تلقین فرمائی۔ عورتوں کے حقوق مقرر کیے۔ اسلامی تعلیمات نے آکر زندگی کا معیار بلند کیا۔ تمام انسانوں کو انسانیت کا عظیم درس دیا اور اخلاقیات کا حقیقی تصور پیش کیا۔

آقا دو جہاں محمد مصطفیٰ ﷺ نے نہ صرف اخلاقیات کے سنہرے اصول پیش کئے بلکہ ان اصولوں پر عمل کر کے حسن اخلاق کا عملی ثبوت بھی دیا۔ آپؐ کے حسن اخلاق کے بارے میں قرآن مجید میں آتا ہے:۔

ترجمہ: "اور بے شک آپؐ اعلیٰ اخلاق پر فائز ہیں"

آپؐ کے اسوہ کامل کی تعریف ربّ تعالیٰ نے خود فرمائی۔ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

ترجمہ: "تحقیق رسول اللہ کی زندگی تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے"۔

حضور اکرم ﷺ کا اخلاق حسنہ:

حسن خلق:

سرکار کائنات ﷺ حسن خلق کے بے مثال پیکر ہے آپ کا ابر کرم مخلوق خدا پر ہمیشہ برستا رہے گا۔ صحابہ کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ آپ نہایت نرم مزاج' شیریں بیاں اور خندہ رو تھے۔ چہرہ مبارک پر ہمیشہ مسکراہٹ رہتی تھی۔ دھیمے پن' وقار اور متانت سے گفتگو فرماتے تھے۔

حسن تکلم:

آقا ﷺ انتہائی نرم مزاج تھے' گفتگو میں بے پناہ حلاوت شامل ہوتی اور کمال درجے کے فصیح و بلیغ تھے۔ انداز تکلم یہ تھا کہ جلدی جلدی بات نہ کرتے بلکہ ٹھہر ٹھہر کر اس طرح بات فرماتے کہ سننے والا اگر الفاظ شمار کرنا چاہے تو کر سکتا تھا اور جملے اتنے صاف ہوتے کہ سننے والے کے دل و دماغ پر فوراً نقش ہو جاتے تھے۔ گفتگو کے وقت آقاؐ کے نگاہ مبارک اکثر اوقات آسمان کی طرف ہوتے۔

شرم وحیاء:

شرم وحیاء اخلاق حسنہ کے نہایت اعلیٰ صفات ہیں

رسول اللہؐ نے فرمایا کہ حیاء اور ایمان دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ جب دونوں میں سے کوئی ایک اٹھ جائے تو دوسرا بھی اٹھ جاتا ہے۔

حلیم و تحمل:

آنحضرت ﷺ سب سے زیادہ حلیم الطبع تھے آپ کو سب سے زیادہ قوت برداشت عطا کی گئی تھی۔ آپؐ نے اپنی ذات کے لئے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا۔ رسول اکرمؐ پر بہت ظلم کئے گئے لیکن آپؐ نے کبھی کسی سے بدلہ نہیں لیا۔

عفو و درگزر:

حضور نبی اکرمؐ درگزر کے بہترین مثال تھے آپؐ نے اپنے بدترین دشمنوں تک کو معاف کر دیا کرتے، اس طرح کی بے شمار مثالیں آپ کی حیات طیبہ سے ہمیں ملتی ہیں۔ آپؐ کی ذات عفو و درگزر کا مکمل پیکر تھا، معاف کر دینا آپؐ کی صفت تھی۔ اگر کبھی کسی کو کوئی سزا دیتے تو وہ صرف اللہ تعالیٰ کے حدود کی خلاف ورزی کرنے پر دیتے۔

صدق و امانت:

آقا کو بعثت سے پہلے بھی لوگ صادق و امین کہہ کر پکارتے تھے، مشرکین مکہ نے آپ کو تکلیف صرف اس لئے پہنچائی کیونکہ آپؐ نے انہیں بتوں کی عبادت کرنے سے روکا اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کا درس دیا۔

ابوجہل آپ کا بدترین دشمن تھا مگر صادق و امین ہونے کا اعتراف کرتا تھا، ابوجہل کہتا تھا کہ ہم آپ کو جھوٹا نہیں کہتے لیکن آپؐ جو دعوت لائے ہیں ہم اس کو نہیں مانتے۔

رسول اللہؐ نے فرمایا کہ:

دس اخلاق انتہائی مہذب ہیں یہ اخلاق باپ میں ہو مگر بیٹے میں نہ ہو یہ اگر بیٹے میں ہو مگر باپ میں نہ ہوں غلام میں ہو آقا میں نہ ہوں یا آقا میں تو ہو لیکن غلام میں نہ ہو، دس اخلاق یہ ہیں۔

1. سچ بولنا۔
2. قطع اسیری۔
3. سائل پر بخشش کرنا۔
4. پڑوسی یا دوست بھوکے ہو تو خود پیٹ بھر کر نہ کھائے۔
5. احسانات کا بدلہ دینا۔
6. امانت داری۔
7. صلہ رحمی۔
8. دوست کے حقوق ادا کرنا۔
9. مہمان نوازی۔
10. حیا۔

یہ بنیادی اخلاق اگر ہر مسلمان کی شخصیت کا حصہ بن جائے اور ان پر عمل ہونے لگے تو دنیا کا معاشرہ جنت نظیر بن جائے گا، سارے مسائل خود بخود حل ہونے لگیں گے پریشانیاں ختم ہو جائیں گی اور باہمی اخوت اور بھائی چارہ قائم ہو جائے گا اور لوگ ایک دوسرے سے محبت کرنے لگیں گے۔

کاتب: فیاض حسین فیضی بینوئی، 365ایم بلاک دی منہاج یونیورسٹی، ماڈل ٹاؤن لاہور۔

☆☆☆

اُمتِ مسلمہ کا اتحاد اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی

حمایت علی تھلوی

اُمتِ مسلمہ کا اتحاد رسولؐ کی پیروی سے ہی ممکن ہے، جس سرزمین میں انسانوں کے درمیان امتیاز؛ نسل، قبیلے اور رنگ کی بناء پر ہوتا تھا وہاں نبی کریمؐ نے اپنی پکار خداوند کریم کی خوشنودی کیلئے بلند کی۔ یہ پکار ایک عرب قوم پرست کی حیثیت سے عرب کا جھنڈا بلند کرنے کیلئے نہیں تھی آپ کا مشن صرف اور صرف بنی نوع انسان کی خدمت کرنا اور انہیں جہالت کے اندھیروں سے نکال کر نور اسلام کی روشنی دکھانا تھا۔

آپؐ نے پکار کر فرمایا "اے انسانو! میں تم سب کی طرف مبعوث ہوا ہوں"۔

آپؐ نے اپنے مشن کا آغاز خدائے تعالیٰ کے اس پیغام سے فرمایا "اے انسانو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تم کو قبیلوں اور گروہوں میں اسلئے بانٹا کہ تم باہم تعارف ہو یعنی تم ایک دوسرے کو جان سکو۔ اللہ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ برتر اور عزت والا وہ ہے جو اس سب سے زیادہ (اللہ سے) ڈرتا ہے"۔

آج ہم جس طرح رنگ، نسل، فرقہ وغیرہ میں بٹے ہوئے نظر آتے ہیں، یہی ہماری کمزوری کا باعث بن رہے ہیں۔

آپؐ نے فرمایا کہ تمام انسان اصل میں ایک ہی نسل سے تعلق رکھتے ہیں، وہ ایک ماں باپ کی اولاد ہیں اور اس حیثیت سے بھائی بھائی ہیں۔ انکے درمیان کوئی فرق نہیں اور نہ ہی کوئی فرق رنگ، نسل، اور قومیت کی بنیاد پر کیا جا سکتا ہے۔

ہم کو قبائل میں تعارف کیلئے پیدا کیا یعنی یہاں جو کچھ بھی فرق ہے اس کا مقصود تعارف ہے۔ اس کی حقیقت اسکے سوا کچھ نہیں کہ خاندان جمع ہوتے ہیں تو ایک بستی (Plantation) بن جاتی ہے اور بستیاں جمع ہوتی ہیں تو ایک قومیت وجود میں آتی ہے، یہ سب کچھ ایک دوسرے کو پہچاننے کیلئے ہے۔ اور زبان میں بھی جو فرق ہے وہ بھی صرف تعارف کیلئے ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ فطری حق صرف تعارف کیلئے رکھا ہے اور یہ فرق باہمی تعاون کیلئے ہے نہ کہ بغض، عداوت، دشمنی اور امتیاز کیلئے۔

آج کل کے دور میں دنیا میں جو برتری کا تصور ہے تو رنگ کے بناء پر کالے یا گورے ہونے کی بناء پر، لیکن اس بناء پر برتری نہیں کہ کون برائیوں سے زیادہ بچنے والا ہے اور کون نیکیوں کو زیادہ اختیار کرنے والا ہے کون اللہ سے زیادہ ڈرتا ہے۔ حالات اس کے برعکس ہو رہے ہیں، دیکھا یہ جاتا ہے کہ کون ایشیاء میں پیدا ہوا ہے اور کون یورپ میں، خصوصاً امریکہ اور برطانیہ میں۔ یہی وجہ ہے کہ آجکل مسلمانوں میں "Demonstration Effect" بہت حد تک بڑھ رہا ہے۔

خدا کے رسولؐ نے فرمایا کہ اصل چیز انسان کے اخلاق میں تقویٰ ہے۔ ایک غیر قومیت کا آدمی جو خدا خوفی

کے جذبے سے آشنا ہے کی قدر کسی ایسے انسان کے نسبت جو خدا تبارک وتعالیٰ کے خوف سے عاری ہے خواہ وہ آپ کا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو، زیادہ ہونی چاہیئے۔

آج کل کے دور میں فلسفیانہ بحث ہوتی رہتی ہے اور جو انسان منطق(Logic) کی بات کرتا ہے اس کو Philospher کہا جاتا ہے۔ حضورؐ فلسفی نہیں تھے کہ محض ایک فلسفہ پیش کر دیا۔ آپؐ نے اس بنیاد پر ایک اُمت بنائی اور یہ بتایا کہ:

ترجمہ: "ہم نے تمھیں درمیانی اُمت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو" (القرآن)

درمیانی اُمت یعنی اُمت وسطیٰ سے مراد ایک ایسی قوم ہے جو جانبداری کے لحاظ سے نہ کسی کی دشمن ہے نہ کسی کی دوست، اس کی حیثیت ایک جج کی سی ہے جو ہر لحاظ سے غیر جانبدار بن جائے۔ نہ دشمن کہ مخالفت میں توازن کھو دے اور نہ دوست کہ جانبدار ہو جائے۔ اس کا مقام یہ ہوتا ہے کہ اگر اس کا بیٹا جرم کرے تو وہ بھی سزا کا مستحق ہو گا اور وہ اس فیصلے میں کوئی تامل نہیں کریگا۔ جج کی یہی حیثیت پوری اُمت کو دے دی گئی ہے، مفہوم یہ ہے کہ مسلمان قوم اُمت عادل ہے۔ اب یہ اُمت کس پہلو میں عادل ہے؟ کسی قبیلے پر نہیں، کسی نسل یا قومیت پر نہیں بلکہ اسکا معیار توحید، اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت اور اخوت ومساوات پر ہے۔ اس معیار میں کسی کو امتیاز حاصل نہیں اس میں کوئی عربی اور کوئی عجمی نہیں سب ایک ہے۔ حضورؐ نے فرمایا:

" کسی عربی کو عجمی پر فضیلت نہیں ہے اور نہ کسی عجمی کو عربی پر، نہ کسی کالے کو گورے پر نہ ہی کسی گورے کو کالے پر تم سب آدمؑ کی اولاد ہو اور آدمؑ مٹی سے بنے تھے تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ خدا سے ڈرنے والا (متقی) ہے۔

اسلام عدل ومساوات کے بے پناہ مثالوں سے بھرا پڑا ہے اسی ضمن میں ایک واقعہ بیان کرنا چاہوں گا۔ غزوہ خندق میں مہاجرین اور انصار دونوں شریک تھے۔ اتفاق سے پانی پر جھگڑا ہو گیا۔ مہاجر نے مہاجرین کو پکارا اور انصار نے انصار کو، آپؐ نے پکار سنی تو ناراض ہوئے اور فرمایا: "یہ کیسی جاہلیت کی پکار ہے، چھوڑ دو اس متعفن پکار کو"۔

اس سے آپؐ کی مراد یہ تھی کہ اگر ایک شخص دوسرے شخص سے ناانصافی کر رہا ہے تو ساری اُمت مسلمہ کا حق ہے کہ وہ مظلوم کی مدد کو پہنچے، اور مظلوم کا صرف اپنی قوم اور قبیلے کو مدد کیلئے پکارنا جاہلیت ہے۔ مظلوم کی حمایت انصار اور مہاجرین دونوں پر فرض تھی۔ اسلام اس لئے کہتا ہے کہ 'عدل کو قائم رکھنے والے بنو'۔

اُمت میں رتبہ کی بات کی جائے تو اس میں بلال حبشیؓ بھی تھے، سلمان فارسیؓ بھی اور صہیب رومیؓ بھی، یہی وہ چیز تھی جس نے ساری دنیا سے اسلام کو ممتاز کیا۔ اسلامی عہد میں بہت سے ممالک فتح ہوئے اسلئے نہیں کہ مسلمان طاقتور تھے بلکہ ان کے عدل ومساوات کے اُصولوں نے ان کے دلوں کو مسخر کیا۔ ایران ہو یا مصر وہاں مسلمانوں کی کامیابی میں زیادہ دخل اسی اصول کا بھی ہے۔ اس فتح میں اگر ایک فیصد کام تلوار کا ہے تو یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ ننانوے فیصد عدل وانصاف کا بھی دخل ہے۔ لیکن افسوس، آج کے دور میں ایسا عدل کہیں بھی صحیح معنوں میں دیکھنے کو نہیں ملتا۔

آج دنیا کا کونسا خطہ ہے جہاں مسلمان نہیں ہیں۔ حج کے موقع پر مختلف قوموں کے مسلمان جمع ہوتے ہیں، امریکہ کے مسلمان نیگرو رہنما میلکم ایکس نے حج کا منظر دیکھ کر کہا تھا "نسلی مسئلے کا اسکے سوا کوئی حل نہیں ہے"۔ انسان کہیں بھی پیدا ہوا ہو وہ اپنی ولدیت تبدیل نہیں کر سکتا لیکن ایک اُصول کا عامل ضرور بن سکتا ہے۔ نبی ﷺ نے انسان کو ایک ایسا کلمہ دے دیا جس پر وہ جمع ہو سکتے ہیں اور ایک عالمی ریاست بھی تعمیر کر سکتے ہیں۔ مسلمان جب بھی کلمے پر جمع ہوئے تو غالب آئے لیکن جب وہ دنیاوی لالچ اور فرقیت میں مبتلا ہوئے تو انہیں رسوائی کے سوا کچھ نہ ملا۔ اسپین جیسی عظیم الشان سلطنت مسلمانوں سے اسی وجہ سے چھنی، ہندوستان میں بھی اسی وجہ سے مغلوب ہوئے اور مشرق وسطیٰ کی موجودہ صورت حال بھی ہمارے سامنے ہے۔

آج ہمیں حضورؐ کی سیرت کو اپنانے کی ضرورت ہے، فلسفہ کربلا کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ حضورؐ کی سیرت پر کانفرنسیں کرنے کی ضرورت ہے۔ ذکر سے بہتر اور مبارک کام کوئی نہیں ہے لیکن صرف ذکر اور ورد زبانی طور پر نہ کرے بلکہ اس پر عمل بھی کرے۔

میری دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو سرور کائنات کا سچا اُمتی بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

الکاتب: حمایت علی تھلوی۔

☆☆☆

ذکر کی فضیلت واھمیت

محمد بشیر نوری کریسی

معنی ومفہوم:

ذکر عربی زبان میں یذکر کا مصدر ہے۔ اس کے لغوی معنی ہیں یاد کرنا۔ یاد رکھنا بھولی ہوئی چیز کو یاد کرنا۔ دین کی اصطلاح میں ذکر سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا۔ قرآن مجید میں لفظ ذکر اطاعت نماز پنجگانہ، نماز جمعہ اور کتاب ونصیحت کے معنوں بھی استعمال ہوا ہے۔ ذکر۔۔۔۔صبح وشام: قرآن کریم میں ذکر الٰہی کا حکم ان الفاظ میں دیا گیا ہے۔

"اے ایمان والوں اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کیا کرو اور صبح وشام اس کی تسبیح بیان کرو" (الاحزاب: 41)

ذکر عبادات کی روح ہے: تمام عبادات سے افضل اور تمام عبادات کی روح اللہ کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اور اللہ کا ذکر سب بڑھ کر ہے۔ (العنکبوت 45)

نبی رحمت ﷺ ایک مرتبہ صحابہ کرام سے فرمایا" کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمام اعمال میں بہترین چیز ہے اور تمہارے مالک کے نزدیک سب سے بھی زیادہ بہتر ہے سونے چاندی کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے بھی زیادہ بہتر ہے۔ اور جہاد میں تم دشمن کو قتل کرو اور وہ تم کو قتل کریں، اس سے بھی بڑھ کر ہے صحابہؓ نے عرض کیا ضرور بتائیں" آپ نے فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔

ذکر عقلمندوں کی نشانی ہے:

قرآن وسنت میں عقلمندوں کی یہ نشانی بیان کی گئی ہے کہ وہ ہر حالت میں اللہ کو یاد کرتے رہتے ہیں ارشاد باری تعالی ہے۔

عقل مند وہ لوگ ہیں جو اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے بیٹھے اور اپنے کروٹوں لیٹے ہوئے (آل عمران: 191)

حضور کا فرمان ہے قیامت کے دن آواز دینے والا آواز دے گا کہ عقلمند لوگ کہاں ہیں لوگ پوچھیں گے عقلمندوں سے مراد کون ہیں جواب ملے گا وہ لوگ جو اللہ کا ذکر کرتے کھڑے بیٹھے اور لیٹے ہوئے۔

ذکر سے دل زندہ ہوتا ہے:

حضور اکرمؐ کا ارشاد گرامی ہے جو شخص اللہ تعالی کا ذکر کرتا ہے اور جو نہیں کرتا ان دونوں کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے ذکر کرنے والا زندہ اور نہ کرنے والا مردہ"۔

ذکر الٰہی نہ کرنے کا انجام:

ذکر الٰہی سے روگردانی کرنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان کی معیشت تنگ کر دی جاتی ہے اور روز قیامت اسے نابینا اٹھایا جائے گا۔

ارشاد باری تعالی ہے۔ "اور جس نے میرے ذکر سے منہ موڑا بے شک اس کی معیشت تنگ ہو جائے گی اور ہم ان کو قیامت کے دن نابینا اٹھائیں گے۔

نہ دولت سے نہ دنیا سے نہ گھر آباد کرنے سے
تسلی دل کو ہوتی ہے خدا کو یاد کرنے سے

دل میں خوف خدا کا پیدا ہونا:

ذکر الٰہی سے دل میں عاجزی وانکساری اور خوف پیدا ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔ "جب اللہ کا ذکر کیا جاتا تو ان کے دل کانپ جاتے ہیں۔"

حصول کامیابی:

اللہ کا ذکر کرنے والے ہی دنیا اور آخرت میں کامیاب ہوتے ہیں۔ ارشاد باری تعالی ہے۔ "اللہ کو کثرت سے یاد کرو تاکہ تم کامیابی حاصل کرو" (الجمعہ: 10)

رزق میں کشادگی:

قرآن مجید میں اللہ تعالی کا فرمان ہے کہ جو میرے ذکر سے موڑے گا اس کی معیشت تنگ ہو جائے گی اللہ تعالی کی اس فرمان کی روشنی میں لازمی ہے کہ جو اللہ کے ذکر میں مشغول ہو گا اللہ تعالی اپنے فضل وکرم سے اس کی رزق میں کشادگی اور وسعت عطا فرمائے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں سے اسے وہم وگمان بھی نہ ہو گا۔

گناہوں کی معافی:

اللہ ذکر کرنے والوں کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ ارشاد باری تعالی ہے۔

"وہ اللہ تعالی کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں اور گناہوں کو اللہ کے سوا اور کون معاف کرتا؟" (آل عمران: 14)

قبولیت دعا:

جو اللہ تعالی کا ذکر کرتے ہیں ان کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتے ہیں۔ نبی کریم کا ارشاد ہے "تین شخصوں کی دعا رد نہیں کی جاتی ان میں سے ایک وہ اللہ کو کثرت سے یاد کرتا ہے۔

اور میری دعا ہے کہ اللہ تعالی مسلک صوفیہ نوربخشیہ اور مملکت خداداد پاکستان کو دن دگنی رات چگنی ترقی عطا فرمائیں۔

☆☆☆

فلسفۂ رمضان

مولانا غلام مہدی المعروف کوروی

اسلامی عبادات میں غور کریں جہاں انسان کو برائیوں سے بچاتی ہے خدا سے ڈرنا سکھاتی ہے نعمت کی تحدیث اور اس پر شکر ادا کرنے کا درس دیتی ہے۔ وہاں اتحاد اور تنظیم کا احساس پیدا کرتی ہے مساوات کی اہمیت کو واضح کرتی ہے۔

اور مودت و محبت کو فروغ دیتی ہے۔ زکوۃ دلوں سے دنیوی لالچ کو مٹاتی ہے خدا کی راہ میں مال و دولت کی قربانی کی اہمیت سکھاتی ہے خلق خدا سے محبت اور ان کے دکھ درد میں شریک ہونے کی تعلیم دیتی ہے انسان جائز اور حلال ذرائع سے محنت و مشقت کے ذریعے جو کمائی کرتا ہے اس میں بھی خدا کے احکام کے مطابق غریبوں ناداروں اور مستحقین کے لئے حصہ نکالتا ہے۔

اسی طرح روزے کی غرض وغایت تزکیہ نفس ہے انسان اپنی نفسانی خواہشات دل پسند باتوں حتی کہ بنیادی انسانی ضرورتوں کو خداوند کریم کے حکم کے تحت چھوڑ دیتا ہے حرام سے قطعی اجتناب کرتا ہے خدا اور رسولؐ کے احکام کے پیش نظر اس معصیت سے نجات دلانے کے لئے اللہ کریم نے سب قوموں پر روزے فرض کئے یہ کرم صرف امت مسلمہ پر ہی نہیں ہوا ہے۔

یاایھاالذین امنوکتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون (البقرہ ۲ آیت ۱۸۳)

اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جیسے تم سے پہلی امتوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

آدمی دنیوی زندگی میں عیش وآرام کا طالب ہوتا ہے ایسے میں جب بنیادی ضرورتوں کے بارے میں نظم وضبط کے ذریعے انسان خوشی محسوس کرے تو حرص وہوا کی خواہش دلوں میں پیدا ہی نہیں ہوسکتی اس کے علاوہ رمضان المبارک میں صائم ہونے کی کیفیت میں بھوک اور پیاس کا غلبہ ہمیں احساس دلاتا ہے کہ بھوکوں اور پیاسوں پر کیا گزرتی ہے۔ جب تک انسان کسی تکلیف سے خود نہ گزرے اس کی اہمیت کا احساس ممکن ہی نہیں بھوک اور پیاس کی حالت میں روزہ ہمیں ان لوگوں کی ہمدردی پر اکساتا ہے۔ اس طرح معاشرے میں مل جل کر رہنے کی عادت ہمدردی اور غمخواری کے جذبات ابھرتے ہیں۔ مساوات واخوت کی عملداری ہوتی ہے اصل بات یہ ہے کہ روزہ صرف بھوکے پیاسے رہنے کا نام نہیں ہے احادیث مبارکہ میں حضورؐ کا فرمان ہے کہ صرف بھوکا پیاسا رہنا ہی سب کچھ نہیں ہے روزے کا اصل مقصد تقویٰ پیدا کرنا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے تقویٰ کی تعریف میں ایک بزرگ نے فرمایا روزے کا مقصد صبح سے شام تک کھانا پینا چھوڑ دینا نہیں حضور پرنور رحمت عالمؐ نے فرمایا جس وقت تو روزہ رکھے تو چاہیے کہ اپنی آنکھوں کانوں، زبان ہاتھوں اور بدن کے تمام

اعضاء کو بُرے اور حرام کاموں سے بچائے رکھے۔ ایک اور حدیث پاک میں کئی روزے دار ایسے ہیں جن کو بھوکا پیاسا رہنے کے علاوہ کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔

یعنی روزہ دار جھوٹ بولنے اور اس پر عمل کرنے سے نہ بچے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی ضرورت نہیں یعنی روزہ پیٹ اور منہ ہی کا نہیں ہوتا، زبان کا بھی ہوتا ہے کہ روزہ دار جھوٹ مکر فریب وغیبت بدزبانی سخت کلامی کا مرتکب نہ ہو کسی انسان کو زبان سے تکلیف نہ پہنچائے غلط بات نہ کہے۔

اسی طرح آنکھ کا بھی روزہ ہوتا ہے کہ آنکھ کسی غیر شرعی حرکت کا ارتکاب نہ کرے نیکوں کی زیارت کرے قرآن مجید کو دیکھے اور پھر کانوں سے غیبت نہ سنے بدگوئی کو سننے سے پرہیز کرے ہاتھ پاؤں کسی بُرے کام کے لئے حرکت نہ کریں۔ ہاتھ اُٹھیں تو اللہ و رسولؐ کی خوشنودی کا خاطر اور مظلوم کی دستگیری کے لئے پاؤں چلیں تو ان کے احکام کے مطابق اور برائی کے استیصال کی راہ پر دین کی راہ سے فرار کرنے والے پاؤں بھی روزہ دار کے نہیں ہو سکتے اور غلط کام کے مرتکب ہاتھ بھی روزے کی بنیاد خوشنودی مولا ہے مسلمانوں کی سب سے بڑی خواہش یہی ہو سکتی ہے کہ اس کا رب اس سے راضی ہو جائے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے کہ الصوم لی وانا اجزی بہ بندے کا روزہ صرف میرے لیے ہے اور میں خود اس کی جزا دوں گا۔

تمام عبادتیں اللہ کے لئے ہوتی ہے اور وہی اس کا اجر دیتا ہے لیکن روزے کے سلسلے میں بطور خاص یہ خوشخبری دی گئی ہے اس سے اس کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے روزے سے جسمانی نشوونما بہتر ہوتی ہے کھانے پینے میں پابندی اوقات پر سختی سے عمل ہوتا ہے۔ جس کے نہ ہونے سے بہت سی بیماریاں پیدا ہوتی ہے علمائے طب نے اس موضوع پر خاصی تحقیق کی ہے کہ سال بھر میں ایک ماہ روزے رکھنے والا انسان کتنی بیماریوں سے بچ سکتا ہے پھر اس سے اعمال میں صالحیت پیدا ہوتی ہے۔ فکر میں پاکیزگی جنم لیتی روزے سے حیات انسانی میں نظم وضبط پیدا ہوتا ہے۔

صائم انسان صبر اور حوصلہ کا پیکر بن جاتا ہے روزہ صبر کی علامت ہے روزہ دار صابر وشاکر ہوتا ہے اور صبر اعلیٰ ترین خوبیوں میں سے ہے قناعت پسندی نہ ہو تو حرص وہوا جان نہیں چھوڑتی۔

روزے سے معاشی اور معاشرتی زندگی میں عزم اور استقلال پیدا ہوتا ہے روزہ رکھنے سے خداوند علیم وخبیر کے عالم الغیب ہونے کا یقین ہو جاتا ہے کیونکہ روزہ بندے اور خدا کے درمیان ایک راز کی حیثیت رکھتا ہے روزہ دن کے وقت کھانے پینے سے نفرت دلاتا ہے۔ حرام چیزوں کے ذکر تک سے طبیعت میں تکدر پیدا کرتا ہے روزہ ایسی کیفیت پیدا کرتا ہے کہ نیکی کرنے کو جی چاہتا ہے۔

یہ بدی کی طرف راغب نہیں ہونے دیتا روزہ ضروریات زندگی کے پھیلاؤ کو کم کر دیتا ہے ہر قسم کی مجنونہ ہوس کو ختم کر دیتا ہے قناعت سکھاتا ہے ضبط نفس کی تعلیم دیتا ہے آقائے دوجہاںؐ نے نفس کے ساتھ جہاد کو سب سے بڑا جہاد قرار دیا ہے نتیجہ حرص اور لالچ کی بیماری افراد سے اور معاشرے سے ختم ہو جاتی ہے اور انسان انسان بن جاتا ہے۔

بیہقی میں حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شعبان المعظم کی آخری رات کو خطبہ ارشاد فرمایا کہ رمضان صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے اس ماہ مبارک کا ابتدائی حصہ رحمت ہے درمیانی حصہ مغفرت ہے اور آخری حصہ دوزخ سے آزادی اور رہائی کا ہے۔

رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کی جو خاص الخاص رحمتیں اور برکتیں نازل ہوتی ہے اس سے محرومی کا کوئی علاج نہیں کیونکہ عمر بھر کے نفل روزے بھی اس کا بدل نہیں ہو سکتے پھر یاد رہے کہ یہ روزہ چھوڑنا صرف کھانا پینا ترک نہ کرنا نہیں۔ خدا تعالیٰ کو ہمارے بھوکے پیاسے رہنے سے دلچسپی نہیں خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ مسلمان متقی بن جائیں۔ جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا ترک کر دیں ان کی زبان ان کی آنکھیں ان کے کان ان کے ہاتھ پاؤں خدا اور رسولؐ کے احکام کی تعمیل میں رہیں اگر میں نے بھوکا پیاسا رہ کر جھوٹ بولا کسی کی غیبت میں مصروف رہا بدزبانی یا بدکاری کرتا رہا کسی کو تکلیف پہنچانے کا مرتکب ہوا تو دراصل میں نے روزہ توڑ لیا اور عمر بھر کی نیکیاں میری اس محرومی کا ازالہ نہیں کر سکیں۔

حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے سرکار دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جنہیں ان کے روزے سے سوائے بھوکا پیاسا رہنے کے کچھ حاصل نہیں ہوتا اور بہت سی راتوں کو عبادت کرنے والے ایسے ہیں کہ انہیں سوائے جاگنے کے کچھ نہیں ملتا۔

چنانچہ جس شخص نے رمضان المبارک کا کوئی ایک روزہ بھی چھوڑ دیا یا توڑ دیا حضورؐ کے ارشاد مبارک کے مطابق وہ زندگی بھر کے لئے محرومی کا شکار ہو گیا اگرچہ وہ عمر بھر بھی روزے رکھتا رہے اور روزہ چھوڑنا یہ بھی ہے کہ کوئی آدمی ایک روزہ نہ رکھے بغیر کسی شرعی عذر یا بیماری کے یا صبح سے شام تک کھانا پینا تو چھوڑے رکھے لیکن جھوٹ بولنا نہ چھوڑے یا ایسے اعمال کا مرتکب ہوتا رہے جن سے خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب پاکؐ نے منع فرمایا ہے ایسا آدمی حضورؐ کے ارشاد مبارک کے مطابق عمر بھر کے لئے محرومی کی نذر ہو کر رہ گیا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو روزے کی احکام کی پیروی اور برائیوں سے بچنے کی توفیق خیر عطا فرمائیں۔

☆☆☆

علم کی ترغیب

مھدی فیروز غور سے رائیشہ

انسان اشرف المخلوقات ہے۔ وہ باقی مخلوقات سے صرف اس لئے افضل واشرف ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے عقل دی اور سب سے پہلے بڑھ کر علم دیا۔ اس سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ علم کیا ہے؟ علم کے معنی جاننا اور آگاہ ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں پر بے حد احسانات ہیں۔ جن میں سے ایک احسان علم ہے جو اس نے اپنے بندوں کو عطا کیا رسول اکرم ﷺ پر جو پہلی وحی نازل ہوئی اس میں ارشاد ہے:

"اپنے پروردگار کا نام لے کر پڑھیے جس نے پیدا کیا۔ جس نے انسان کو خون کی پھٹکی سے بنایا اور آپ کا پروردگار بڑا مہربان ہے۔ جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا اور

انسان کو ایسی باتیں بھی سکھائی جن کا اس کو علم نہ تھا"۔
(العلق۔1-5)

علم ہی کی بدولت فرشتوں کو حضرت آدمؑ کو سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا۔علم کیا ہے؟ علم انبیاء کا عطیہ ہے جبکہ دولت فرعون کا ورثہ ہے۔ علم انسان کی حفاظت کرتا ہے۔علم لا محدود ہے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے۔

"پنگھوڑے تا قبر تک مسلسل علم حاصل کرتے رہو"۔

حضور نبی کریم ﷺ کی اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ علم ہی انسان کا معاون و مددگار ثابت ہوتا ہے اس علم کو حاصل کرنے کے لئے ہمیں لاشعوری وقتوں میں ہی شعور پیدا کردیا ہوتا ہے۔ لیکن شعور پیدا کرنے کی بنیاد ماں ہی رکھتی ہے۔ ماں اگر تعلیم یافتہ ہو تو بچہ تعلیم کے سنہری اصول گود سے ہی سیکھے گا اور اگر ماں جاہل ہو تو جہالت کی رسمیں ہی سیکھے گا۔لہذا اولاد کو تعلیم یافتہ بنانے کے لئے ماں باپ خود کو بھی تعلیم یافتہ ہونا ضروری ہے۔

دنیا میں جو انسان نور ایمان سے منور ہو کر اپنی فکری اور علمی قوتوں سے کام لیتے ہیں ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ انہیں دنیاوی ترقی اور اُخروی کامیابی سے ہمکنار کرے گا۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تم میں سے ایمان والوں اور علم والوں کے درجات بلند فرماتا ہے۔

ویسے تو سب انسان اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں مگر جو لوگ زیور علم سے آراستہ ہوتے ہیں وہ اللہ کے زیادہ محبوب ہوتے ہیں۔ اللہ پاک کے نزدیک عالم اور جاہل کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: کہہ دیجیے کیا عالم اور جاہل برابر ہو سکتے ہیں؟

یہی وجہ تھی کہ حضور نبی کریم ﷺ نے علم کی طلب کو ہر مسلمان پر واجب قرار دی، علم مومن کی گمشدہ میراث ہے اسے جہاں سے ملے حاصل کرلو۔

علم کے بغیر انسان حیوان ناطق ہے۔ کیونکہ انسان اور حیوان میں ماسوائے ناطقہ کے کوفرق نہیں۔ علم ایک نور ہے جس کی ضو سے جہالت کے اندھیرے دور ہو جاتے ہے۔علم تعصب و تنگدلی کے بجائے فراخدلی و رواداری کو عام کرتا ہے اور نفرت کی جگہ محبت کو پروان چڑھاتا ہے۔

علم نے جہاں انسان کی ذہنی و روحانی تربیت کی ہے وہاں انسان نے اسی علم کے بدولت ہی ہر مرض کے انسداد کے لئے نہایت موثر دوائیں بنا لی ہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہے:

علم وہ خزانہ ہے جو بڑھتا ہی ہے یعنی علم جتنا بھی استعمال کرے وہ گھٹنے کے بجائے بڑھتا جاتا ہے۔ علم ہی کی بدولت انسان اپنے رب کو پہچان لیتا ہے۔ شاعر مشرق، حکیم الامت علامہ محمد اقبال علم کو جنت سے تشبیہ دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہے:

علم میں سرور تو ہے، لیکن یہ وہ جنت ہے جس میں حور نہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے، جو علم کی تلاش میں اس دنیا سے چلا جائے تو وہ شہید ہوتا ہے۔ اس طرح حضور ﷺ نے غزوہ بدر کے قیدیوں کو بھی اس شرط پر رہائی دی کہ وہ دس دس مسلمان بچوں کی تعلیم و تربیت کریں گے۔

ان ارشادات سے اللہ تعالیٰ اور حضورﷺ کے ارشادات و فرمودات کے روشنی میں دین اسلام میں علم کی اہمیت اور ترغیب اور زیادہ واضح ہو جاتی ہے۔علم انسان کو کفر کی گمراہی سے نکال کر علم کی روشنی کی طرف گامزن کرتا ہے۔ایک وقت تھا جب یورپ تاریکی میں غرق تھا لیکن جب انہوں نے محنت وکاوش کو اپنا وطیرہ بنایا تو اللہ پاک نے انہیں علم عطا کیا۔ آج ہم سب جانتے ہیں کہ یورپ جو ترقی کے پے در پے منازل طے کر رہا ہے وہ اسی علم وفن کا ہی حاصل ہے لیکن ان سب باتوں کو دیکھتے اور جانتے ہوئے بھی نا جانے ہم نے اپنی آنکھوں پر سیاہ پٹیاں کیوں باندھ رکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی ان کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ پاک ہمیں بھی علم النافی عطا فرمائے اور اس پر عمل کرنے اور اس کی اشاعت کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

تعلیم اب با شعوروں کا حصہ بن جائے گا
ایک غیور ہی لوگوں کو تبلیغ کرتے بیٹھ جائیگا

☆☆☆

اتفاق واتحادوقت کی ضرورت

م۔ش۔کوروی

وان ھذا امتکم امۃ واحدۃ وانا ربکم فاتقون (المومنون)

ترجمہ: اور یہ تمہاری امت ایک ہی امت ہے اور میں تمہارا رب ہوں۔پس مجھی سے تم ڈرو۔

خداوند عالم نے تمام بنی نوع انسان کو ایک امت کے طور پر پیدا کیا۔تمام انبیاء کا دین اصولی طور پر ایک ہے۔ جن کا خدا بھی ایک ہے اور مقصد زیست بھی ایک۔مگر انسان نے مشترک معبود کو چھوڑا۔اس کا ڈر اور خوف مندرجہ بالا آیت میں کی گئی حکم کو چھوڑا جب خوف خدا چھوڑ دیا تو ٹکڑوں میں بٹ گئے۔اصل دین ہاتھ سے چھوٹ گیا اور خبرالدنیا والآخرہ مقدر بنا۔

اس جیسے درجنوں آیات کلام الٰہی میں مشعل راہ ہیں۔جن میں خدا تعالیٰ نے انسانوں کو مل جل کر رہنے اور ٹکڑے ٹکڑے نہ ہونے کی دائمی قسم دیا گیا ہے۔مگر انسان واقعی بے صبر، ناشکرا اور گستاخ ثابت ہوا ہے۔

قرآن کریم اللہ کا کلام ہے۔جس میں احکامات خداوندی موجود ہے۔واضح آیات نازل کر کے انسان کو لین دین خرید وفروخت میل جول حتیٰ کہ زندگی کے تمام معاملات کے بارے میں اپنے حبیبؐ سے براہ راست خطاب فرمایا ہے جو بواسطہ رسول مقبولؐ تمام نوع انسانی کی ہدایت کے لیے ہے۔ان احکامات کی وضاحت وتشریح انبیاء اور آئمہ طاہرین نے فرمائی ہے۔حکم خدا ہے کہ نماز پڑھو یا قائم کرو۔

مگر کس طرح کب اور کن مراکب سے نماز قائم کی جاتی ہے۔یہ شارح علیہ الصلوٰت وسلام نے کی ہے۔

صرف نماز با جماعت پر اگر غور کیا جائے تو اتفاق و اتحاد کا درس ملتا ہے، اگر چند لمحات غور وفکر کے لئے نکالا جا

ئے۔ جس میں مختلف رنگ و نسل، مختلف وعلاقہ وقومیت، مختلف قد و قامت، امیر و غریب، مختلف الخیال ہونے کے باوجود ایک ہی امام کے ساتھ رکوع و سجود اور حمد و تمجید بیان کیا جاتا ہے، ایک ہی سورت پڑھی جاتی ہے، اگر مختلف سورتوں کا تلاوۃ کیا جاتا ہے ایک خواہ سورۃ ختم ہو یا نہ بھی ہوا ہو ایک امام کے ساتھ آگے بڑھنا ہے، جماعت میں بڑھنے والی یہ نماز مسلمانوں کو سبق دیتا ہے کہ خود یہ نہیں ہوتا، بلکہ اتحاد کا مظاہرہ کرتا ہے اگرچہ آپکی سورۃ ختم نہ بھی ہوا ہو، مگر امام کے ساتھ رکوع اور پھر سجود میں جاتا ہے، یہ عمل عقل والوں کے لیے کافی ہے کہ وہ اتحاد کا مظاہرہ کریں۔

راہ نوربخشی است راہ درمیاں
نحو و منطق را میاورد درمیاں

کامل اولیائے نے نوربخشیوں کی راہ کو میانہ روی اور خلاصی قرار دیا ہے، جو بجا طور پر برحق ہے مگر فی الریا لوگوں نے فتنہ و فساد اور انتشار کو ہوا دے کر جلتی پر تیل ڈالنے کے مصداق کاروائیوں میں مصروف اور اپنے ان اعمال پر وہ خوش ہیں۔ اسی کو سورۃ المومنون آیت نمبر 153 سب بیان فرمایا ہے۔

ترجمہ: مگر بعد حب لوگوں نے اپنے دین کو آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر لیا، ہر گروہ کے پاس جو کچھ ہے اس میں وہ مگن اور خوش ہیں۔

اس مضمون کے بیان کے بعد خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ "اچھا تو چھوڑو انہیں اپنی غفلت میں ایک خاص وقت تک" وہ خاص وقت کیا ہے۔ یہ خاص وقت قیامت ہے۔ معلوم ہوا کہ قیامت تک کی آزادی دی ہے۔ تب تک انسان آزاد ہے کہ چاہے وہ اعمال خیر بجا لائیں یا اعمال بد، زمانہ حال میں بسنے والے انسان عموماً اور مسلمان خصوصاً ایک ایسی بلا میں مبتلا ہے جسکی رو سے ہر مسلمان اور مومن نے اپنی فکر چھوڑ دیا ہے۔ اسے دوسرے لوگ گنہگار نظر آتا ہے۔ یہی شعار شیطان ہے۔ مگر لوگ اس کا روک نہیں رکھتے، نماز فرض ہے جس کے بعد تعصیبات یا اوراد سنت اور مستحب ہیں، واجبات میں اگر کوئی اختلاف نہیں تو مستجاب ہیں اختلاف معنی ندارد، مسلمان نمازیوں کے مابین اسے گل نزاع بنایا ہوا ہے، کہ نماز کے بعد کلمہ ایک پڑھا جائے یا اوراد اسی کو بڑھا اور چڑھا کر فتاوی جاری کرنے کے لیے ہیں کہ پڑھے بغیر مسلمان نہیں ہوتا وغیرہ اگر کلمہ اور اوراد دونوں چھوڑ دیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔ ایسی مستجابات پر گروہ میں تقسیم کوئی دانشمندی نہیں۔

مسلمانوں نے گروہوں کا ایک گروہ یوں بنا دیا ہے جسے ہم مذہب یا مسلک کے نام سے جانتے ہیں، ہر مسلک مذہب یا گروہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ واحد مذہب ہے جو ناجی ہے۔ باقی سب ناری، چنانچہ ہر مذہب میں سے بہتر موجود الوقت خطبات پیش کرنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے۔ وہ ممبر رسول پر کھڑا ہو کر اسی امر کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ ادا کر لیتا ہے۔ جس سے نہ صرف دیگر مذاہب اسلام کی نفی مقصود ہوا کرتا ہے بلکہ نادانستی یا دانستہ طور پر اسلام میں اختلاف پیدا کرنے کا سبب بنتا ہے، جس سے اسلامی تعلیمات کی تبلیغ کے نام پر منافرت پھیلانے کے عمل کا مرتکب ہونے ہیں۔

وہ گروہ جسے فرمان رسول کے تحت "ناجی" قرار دیا گیا ہے۔ وہ ہمارے یہ خود ساختہ گروہ نہیں۔ جسے ہم نے مختلف نام رکھے ہیں۔ بلکہ وہ عامل گروہ مراد ہیں جو اسلام کے اصول و ضوابط کے تحت اپنی زندگی گزاریں عمل خیر بجا

لائیں ہمسایوں، رشتہ داروں اور تعلق داروں بلکہ چرند و پرند اور حشرات تک سے حسن سلوک روا رکھیں اور اپنا نام چاہے جو رکھیں، صرف نیک اعمال رکھنے والی یہ ایک گروہ ہے، جو ناصی کہلاتے ہیں۔ چہ جائے کہ ہر مذہب اور ان مذاہب کے اندر اور گروہ بنا کر "ناصی" ہونے کے دعویدار ہوں۔

خداوند کریم ورحیم نے اپنے کلام پاک یعنی قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے کہ یہ کچھ بھی نیکی نہیں ہے کہ تم اپنا منہ مشرق کی طرف کرلیں یا مغرب کی طرف، لیکن نیکی تو یہ ہے کہ جو کوئی اللہ پر ایمان لائے یوم آخرت پر فرشتوں پر، سب کتابوں اور پیغمبروں پر، اللہ کی محبت میں اپنا مال رشتہ داروں، یتیموں، محتاجوں، مسافروں، مانگنے والوں اور گردنیں چھڑانے کے لیے دیں اور قائم رکھے نماز اور زکوۃ دیا کرے اور اپنے اقرار پر پورا اتریں۔ جب کسی سے عہد کرے۔ سختی و تکلیف اور لڑائی میں صبر کریں۔ یہی لوگ سچے اور یہی لوگ پرہیزگار ہیں (القرآن آیت 177 سورۃ البقرۃ)

انسان چونکہ ناشکرا اور بے صبرا قرار پایا ہے اس لیے وہ ظاہر کچھ اور باطن کچھ کا معاملہ کر کے اتفاق واتحاد کو جان بوجھ کر تار تار کرنے کے درپے رہتے ہیں۔ حالانکہ وہ اتفاق کو اتحاد کے فضائل و برکات سے بھی ناواقف نہیں ہوتا۔ گروہ اپنے ایمان کو چھوٹی سی دنیاوی مفاد کے لیے فروخت کر کے دربار الٰہی ہوا کرتا ہے۔ قرآن حکیم کے سورۃ النجم آیت 31 میں ارشاد کیا گیا ہے کہ اللہ تم کو خوب جانتا ہے، جب تم کو زمین سے نکالا، جب تم ماں کے پیٹ میں تھے۔ سو اپنی خوبیاں مت بیان کرو۔ وہ اللہ خوب جانتا ہے کہ کس نے کہاں تک ظاہر و باطن سے کام لے کر کس نیت و مقصد کے حصول کے لیے کیا کچھ کیا ہے۔ اس کے باوجود حصہ رپورٹیں تیار کر کے شواہد و ثبوت بنانے کے لیے کراماً کاتبین مقرر ہوا ہے، یہی وجہ ہے کہ آیت 138 النجم میں قبل از وقت ارشاد فرماتا ہے کہ وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی: ترجمہ: اور بے شک آدمی کو وہی ملتا ہے جو اس نے کمایا ہے۔

اب آخر میں اپنے کلمات کا اختتام قرآن مجید کی اس آیت سے کروں گا، جس میں خداتعالیٰ نے پہلے اپنے فضل و کرم پھر سخت "پکڑ" بخشش و محبت (اپنے بندوں سے) کا ذکر فرمایا ہے۔ ترجمہ: اور بے شک جن لوگوں نے ایمان لائے اور انہوں نے بھلائیاں کیں۔ ان کے لیے ایسے باغ ہیں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، جو خوش نصیبوں کو بڑی مراد کا ملنا ہے۔ (آیت 10 الطارق)

اِنَّ بَطْشَ رَبِّکَ لَشَدِیْدٌ o: ترجمہ بے شک تیرے رب کی پکڑ سخت ہے۔ وہی پہلی مرتبہ اور دوسری مرتبہ پیدا کرنے والا ہے۔ اور وہ ہی بخشنے والا اور محبت کرنے والا ہے۔ (آیت 11 تا 13 الطارق)

آخر میں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے گریبان میں جھانک کر کے اپنے اعمال میں نیکیاں شامل کر کے صحیح معنوں میں ایمان والوں میں شامل فرمانے کی قسمت نصیب فرمائے آمین۔ آخر مضمون پر شوکت محمود کا یہ شعر پیش کرتا ہوں۔

اپنی حالت سے خدارا باخبر ہو جایئے
رنجشوں کو بھول کر شیر و شکر ہو جایئے
کیوں کسی کا خون کیجئے روز اپنے شہر میں
کیوں کسی کے واسطے درد جگر ہو جایئے

☆☆☆

(گزشتہ سے پیوستہ)

جہاد بالقلم

ایچ جان مدنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم○ ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر. واولیک ھم المفلحون. ولا تکونوا کالذین تفرقوا واختلفوا من بعد ماجاء ھم البینت. واولئک لھم عذاب عظیم

ترجمہ: تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو لوگوں کو بھلائی کی طرف دعوت دے اور برائیوں سے منع کرے اور یہی لوگ کامیاب ہیں اور اُن لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جو تفرقہ بازی اور اختلاف پھیلاتے ہیں۔ واضح ہدایت ملنے کے بعد بھی، اوران لوگوں کیلئے عذاب عظیم ہے۔

ان آیتوں سے واضح ہوتا ہے کہ ہمارے پیارے رسولؐ کے بعد دین کی ترویج کے اصل ذمہ دار ہم ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ وَھدینا النجدین اما شاکراً و اما کفوراً۔

اور ہم نے انسان کو دو راستے دکھائے چاہے ہدایت پا کر شکر کرو چاہے گمراہی کے اندھیروں میں دھکے کھا کر کافر ہو جاؤ۔

علمائے دین اور صاحبان علم وعقل پر لازم ہے کے راہ ہدایت سے بھٹکتے ہوئے لوگوں کو راہ حق کی ہدایت کرے۔ علمائے کرام مظلوم نہیں۔ بلکہ یہ وہ لوگ ہیں جو وارثین انبیاء ہیں۔ انبیاء علیھم السلام اور اولیائے کرام کے علم اور اجتہاد کے بھی لوگ وارث ہیں العلم نور کے مصداق علم نور ہے۔ انبیاء اتقیا اور اولیاء اللہ سے فیض حاصل کرنے والے دنیا کے اندھیروں میں علم کے چراغ جلانے والے عظیم مجاہد ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ظالم کے ہاتھ روکتے ہیں اور جابر کے سامنے کلمہ حق کہتے ہیں۔

حضور اکرمؐ فرماتے ہیں:

مامن نبی بعثه اللہ فی اُمتهِ قبلی اِلا کان له فی اُمته خواریون واصحاب یأخذون بسنتهِ ویقتدون بامره ثم انها تخلف من بعد ھم خلوف یقولون مالا یفعلون ویفعلون ما لا یؤمرون ، فمن جا ھدھم بیده فھو مومن.

ومن جاھدھم بلسانه فھوٗ مومن ومن جاھد ھم بقلبه فھو مومن ولیس وراء ذالک من الایمان حبة خردلٍ. (رواہ مسلم)

سرور کونین فرماتے ہیں کے مجھ سے پہلے کسی قوم میں کوئی نبی خدا نے ایسا نہیں بھیجا۔ جس کے مددگار اور دوست اسی قوم میں سے نہ ہوں جو اس کی سنت پر عمل کرتے اور ان کی باتوں کی پیروی کرتے پھر ان کے بعد ایسے ناخلف لوگ آگئے۔ یہ لوگ ایسی بات کہتے جسے وہ کرتے نہیں۔ وہ کام کرتے جن کا حکم نہ دیا گیا ہو۔ پس جو کوئی ایسے لوگوں کے ساتھ جہاد کرے اپنے ہاتھوں سے پس وہ مومن ہیں۔ اور جو کوئی ان کے ساتھ جہاد کرے دل اور زبان سے تو وہ بھی مومن ہیں۔ اور اس کے بعد رائی کے برابر بھی ایمان نہیں ہے۔

دین ایک ایسا پھلدار درخت ہے جو لوگوں کو میوہ اور سایہ فراہم کرتا ہے۔ لیکن اگر اس درخت کو دیمک چاٹنے لگ جائے تو یہ کھوکھلا ہو جاتا ہے۔ بحیثیت نوربخشی ہمارا یہ دینی فریضہ ہے کے اپنے محسن اور مجاہد اسلام حضرت شاہ سیدؒ کے مشن کی تکمیل کا ایک کردار بن کر دین کی خدمت کریں۔ اور مفلحون میں جگہ بنانے کی کوشش کریں۔ اللہ کے رسول کا فرمان ہے من رای منکم منکراً فلیغیرہ بیدہ الخ اس حدیث مبارکہ میں برائی کو بازو کی طاقت سے روکنے کو اولین ترجیح دی ہے۔ اس حالت میں آپ مظلوم زبان پر خدا کا نام اور ہاتھ میں علم کی تلوار ہو تو دنیا کی ہر برائی کے سامنے سینہ سپر ہو کر علم جہاد بلند رکھ سکتے ہیں۔

پیارے رسولؐ سے محبت کا یہ تقاضا ہے کہ ہم اپنے معاشرے سے ایسے عناصر کو بے نقاب کریں جو دین کی تبلیغ اور ترویج اور معاشرے کی خرابی کے باعث بنتے ہیں۔ شاہ سیدؒ فرماتے ہیں ۔ والا حتساب عبارة" عنهما وهو من اعاظم اصول الدين كان دعوة الانبياء نوع تحت جنسه و ارشاد الاولياء نوع منه والجهادنوع منه بل جنسه يعم الامور كلها خيرا كان او شراً

نیکی کا حکم دنیا اور برائی سے منع کرنا احتساب کہلاتا ہے اور یہ دین کے بڑے اصولوں میں سے ہے کیونکہ انبیاء کی دعوت اولیاء اللہ کے ارشادات اور جہاد جنس احتساب میں شامل ہیں اور جنس احتساب نیکی اور بدی تمام معاملات کو شامل ہیں۔

یہاں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کے دین کا پرچار کرنا تو جہاد میں شامل ہے لیکن بد قسمتی سے اہل نوربخشیہ جہاں کہیں بھی بستے ہوں اپنے آپ کو نوربخشی کہلانے سے کتراتے ہیں۔ اگر کہیں آپ سے پوچھا جائے کہ آپ کا مذھب کون سا ہے تو سائل کو مطمئن کرنے کے بجائے یہ کہہ دیتے ہیں کہ میرا تعلق اہل تشیع سے ہے۔ بھونڈا جھوٹ کی یہ روایات مذہبی ٹھیکیداروں نے ڈالی ہے اُن کا ضمیر ملامت کرتے ہوئے مالی مفاد حاصل کر کے منافقانہ زندگی بسر کرتے ہیں۔

ایک مومن مسلمان کی حیثیت سے ہم پر فرض ہے کہ دین کی ترقی اور ترویج میں کوتاہی نہ کرے ہمارے لیے لازمی ہے کہ اپنے پہلو میں موجود دشمنوں کو اور خاص کر اپنے دین کے خلاف برسرپیکار کالی بھیڑیوں کے عزائم خاک میں ملائیں۔

☆☆☆

والدین کی اطاعت

بشارت علی حسنی ڈغونی

خدمت نہ کی تو نے ماں باپ کی
تو پھر زندگی ہے تیری پاپ کی

اخلاق کا سب سے پہلا پہلو ماں باپ کا احترام ہے اور جو بچے والدین کا احترام نہیں کرتے وہ اخلاق سے بے بہرہ ہیں۔ اولاد کیلئے والدین کا وجود سراپا رحمت ہے۔ کیونکہ اولاد کی نشوونما اور صحیح تربیت کا دارومدار والدین پر ہوتا ہے۔ اس اعتبار سے خدا کے بعد ماں باپ ہی اولاد کے سب سے بڑے محسن ہیں۔ عقل و اخلاق کا تقاضا یہ ہیکہ جو شخص کسی پ

احسان کرے اُس پہ اپنے محسن کا شکریہ واجب ہوتا ہے۔ لہذا اولاد پر اپنے والدین کا شکریہ ادا کرنا واجب ہے۔ بچے کی پرورش کے سلسلے میں ذرا ماں کی ذمہ داریوں پر غور کریں۔ ماں بچے کی خاطر جو تکلیفیں اُٹھاتی ہے ایک عام آدمی اس کا تصور بھی نہیں کرسکتا ہے۔ خدانخواستہ اگر بچہ بیمار ہو جائے تو بیچاری ماں کی جاں پر بن جاتی ہے۔ اس کی نیندیں حرام ہو جاتی ہیں۔اور جب تک بچہ صحت یاب نہ ہو جائے اُسے سُکھ کا سانس لینا نصیب نہیں ہوتا ہے۔ بچے کو کھلانا، پلانا، سلانا وغیرہ ماں کے فرائض میں شامل ہیں۔وہ بچے کی خوشی سے خوش اور اُسکی تکالیف سے غمگین ہو جاتی ہے۔اسی طرح باپ کی ذمہ داریاں بھی بڑی کٹھن ہیں۔ باپ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت، دیکھ بھال اور اُن کے بہتر مستقبل کے لئے ہر قسم کے وسائل استعمال کرتا ہے۔ دن رات محنت کر کے اُنہیں اچھا کھلاتا ہے، اچھا پہناتا ہے، گھر کے ماحول میں اُسکی مناسب دیکھ بھال کرتا ہے اور اُنہیں معاشرے میں باعزت زندگی گزارنے کے قابل بناتا ہے۔اپنا پیٹ کاٹ کر بچوں کی خوشی کا سامان پیدا کرتا ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ھے: ترجمہ: ۔اور اپنے والدین کے ساتھ حسن وسلوک سے پیش آؤ، اُن کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور جب وہ بوڑھے ہو جائیں تو اُن کے سامنے اُف بھی نہ کہو اور نہ اُنھیں جھڑکو۔ ہمارے نبی ﷺ کا ارشاد ھیکہ ماں کے قدموں میں جنت ہے، لیکن جنت اُس کو ملے گی جو دل و جان سے والدین کی فرمانبرداری کرے گا۔

ایک دن نبی ﷺ صحابہ کرامؓ کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ اچانک زبانِ مبارک سے یہ الفاظ نکلے اُسکی ناک کٹ گئی، اُسکی ناک کٹ گئی، اُسکی ناک کٹ گئی۔ اصحاب کرامؓ نے وضاحت چاہی تو آپ ﷺ نے فرمایا، کہ وہ ناخلف بیٹا جس کے والدین بوڑھے ہوں اور وہ اُنکی خدمت کر کے جنت نہ خرید سکے۔ ایک اور موقع پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ۔خدا کی رضا باپ کی رضا میں ہے، اور خدا کی ناخوشی باپ کی ناخوشی میں ہے۔

پس ہر سعادت مند بیٹے کا یہ فرض ھیکہ وہ والدین کے ساتھ حسن وسلوک، نرمی اور اخلاق سے پیش آئے۔ اُن کے احکامات کو بلا عذر مانے اور اُنکے آرام و آسائش کا خیال رکھے تاکہ دنیا اور آخرت دونوں میں کامیابی ہمارا مقدر بن سکے۔

☆☆☆

آپ کے مسائل اور اُن کا حل

(شریعت محمدیہ کی روشنی میں)

ابوالعرفان علامہ محمد بشیر

اس عنوان کے تحت قارئین کی طرف سے موصول شدہ مفید سوالات کے جوابات شائع کئے جاتے ہیں۔ اس شمارے جن سوالات کا انتخاب کیا گیا ہے ان کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

سوالات

سوال نمبر ۱۔ کیا منہ بولا لڑکا صلبی لڑکے کی طرح وارث بن سکتا ہے۔ سائل غلام مہدی تصوفی اسلام آباد

سوال نمبر۲۔ کیا بیوی اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اور لڑکی اپنے والدین کی اجازت کے بغیر ملازمت اختیار کر سکتی ہے۔

سوال نمبر۳۔ کیا ایک سے زائد شادی رچانے کے لیے پہلی بیوی کی اجازت درکار ہوتی ہے۔

سوال نمبر۴۔ کیا ولد متعہ جائز بچہ سمجھا جائے گا۔

سوال نمبر۵۔ کسی کی امامت نماز کے بارے میں ماموم حضرات میں اختلاف پڑ جائے تو مختلف فیہ امام کی امامت درست ہو گی۔ سائل ایم ادریس ظفر ملتان بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان۔

سوال نمبر۶۔ زکوٰۃ کی کٹوتی سے بچنے کے لیے جھوٹے حلفیہ بیان کیساتھ فارم داخل کرنے کا رجحان کیسا ہے۔

(سائل حسن راشد مدرس سید العارفین)

جوابات

جواب نمبر۱۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ منہ بولتا بیٹا وارث شرعاً نہیں بن سکتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَما جعل ادعیاء کم ابناء کم ذلکم قولکم بافواھکم. پارہ نمبر۲۱ سورۃ احزاب آیت نمبر۴

یعنی اللہ نے تمہارے منہ بولتے بیٹوں کو تمہارے سچ مچ کے بیٹے نہیں بنائے یہ تو صرف تمہارے منہ سے نکلی ہوئی بات ہے۔

گویا منہ بولتا بیٹا صلبی بیٹے کا ہم پلہ نہیں ہے۔ اسے اپنے بنا سچی باپ کے ارث سے کچھ بھی بطور وارث نہیں مل سکتا۔ ہاں اگر بنا سچی باپ اپنی زندگی میں اپنے منہ بولتے بیٹے کو کچھ ہبہ کر کے دیدے تو وہ موہوب چیز کا مالک بن جاتا ہے۔ ورنہ صلبی اولاد کی موجودگی میں منہ بولتا بیٹا یکسر محروم الارث ٹھہرے گا شرعاً۔

جواب نمبر۲۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ گھریلو اخراجات کے لیے ان کی ملازمت ضروری ٹھہرتی ہو تو ایسا کرنا بالکل درست ہے چنانچہ بیوی خانگی کفالت کی خاطر ملازمت اختیار کر سکتی ہے۔ ایسی نازک اقتصادی صورت حال میں شوہر کی اجازت کے درپے ہو کر ملازمت کا موقع کھو دینا اقتصادی زبوں حالی کا باعث بنتا ہے۔ یہی حال بیٹی کی ملازمت کا بھی ہے۔ گھریلو اخراجات کے لیے بیٹی کی ملازمت کے بغیر کوئی چارہ کار نہ ہو تو بیٹی بھی باپ کی اجازت کے درپے ہوئے بغیر ملازمت اختیار کر سکتی ہے۔ ان نازک اقتصادی صورت ہائے احوال میں لوگ ملازمت کی خاطر در بدر کی ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں طلب علم کی طرح طلب حلال بھی ہر ایک مسلمان مرد عورت پر فرض ہے۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے۔

طلب الحلال فریضة علی کل مسلم ومسلمة۔ ازروئے

قرآن خواتین بھی مردوں کی طرح اپنے کسب رزق حلال کی مالکن بن جاتی ہیں۔ چنانچہ قرآن کی یہ آیت مبارکہ اس کی پر زور تائید کرتی ہے۔

للرّجال نصیب مما اکتسبوا وللنساء نصیب مما اکتسبن پارہ نمبر۵ سورۃ نسا آیت نمبر۳۲

یعنی مردوں کے لیے اپنی کمائی کا مالکانہ حق (حصہ) حاصل ہے اور عورتوں کے لیے (بھی) اپنی کمائی کا مالکانہ حق (حصہ) حاصل ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہوا کہ ناگزیر اقتصادی صورت حال کے پیش نظر خواتین ملازمت اختیار کر سکتی ہیں۔

اگر کسی قسم کی اقتصادی ضرورت درپیش نہ ہو تو صرف مخلوط ملازمت کا شوق پورا کرنے کے لیے ملازمت اختیار کرنا شرعاً روا نہیں ٹھہرے گا۔

جواب نمبر۳۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥ ایک سے زائد شادی رچانے کے لیے سابقہ بیوی سے اجازت لینے کی شرعاً کوئی ضرورت نہیں ہے۔

جواب نمبر۴۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥ جی ہاں: ولد متعہ شرعاً جائز بچہ ٹھہرتا ہے کیونکہ ولد نکاح میں ولد متعہ بھی داخل ہے اس لئے کہ متعہ شرعاً نکاح موقت ہے۔

جواب نمبر۵۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥ اگر صرف ذاتی عداوت اور خالص دنیوی نزاع کی بنا پر اختلاف رائے پیدا ہوا ہو تو اس سے کسی کی امامت نماز کی صحت متاثر نہیں ہوگی۔ اس قسم کا اختلاف رائے شرعاً موثر نہیں ہے۔ ہاں اگر کسی فسق کے وجود کی بنا پر اختلاف رائے پیدا ہوا ہو تو اس کی شرعی تحقیق ضروری ہے۔ اگر شرعی تحقیق کی روشنی میں فسق ظاہری کا وجود ثابت ہو جائے تو کم از کم شرط امامت کے فقدان کی وجہ سے اسکی امامت نماز شرعاً درست نہیں ٹھہرے گی۔

جواب نمبر۶۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥ اس قسم کا رجحان شرعاً باطل ہے۔ اس سے مذہباً بھی اور سیاسۃً بھی قوم کو شدید نقصان کا سامنا کرنا پڑا ہے اور تاحال شدید قسم کے نقصانات سے قوم دوچار ہے۔ لہٰذا اس قسم کے قابل مذمت رجحان سے کنارہ کش رہنا ہمارے لئے ضروری ہے امید ہے کہ سائلین ان جوابات کے مطمئن ہونگے۔

☆☆☆

قرآنی معلومات

شکور علی چیلوی

۱۔ قرآن پاک کے چار سورتیں لفظ "قل" سے شروع ہوتی ہیں۔

۲۔ قرآن پاک کی پہلی آیت غار حرا میں اور آخری آیت حجۃ الوداع کے موقع پر نازل ہوئی۔

۳۔ قرآن پاک 22 سال 5 ماہ اور 14 دن کے عرصے میں نازل ہوا۔

۴۔ قرآن پاک میں اعراب سن ۴۳ ہجری میں حجاج بن یوسف کے دور میں لگایا گیا۔

۵۔ قرآن پاک میں تشدید، حمزہ اور مد خلیل بن احمد مصری نے لگائی۔

۶۔ قرآن پاک کی دو سورتوں کا نام ایک ہی حرف تہجی پر مشتمل ہے۔ سورۃ ق اور سورہ ص۔

۷۔ قرآن پاک کی تین سورتیں سورۃ العصر، سورۃ الکوثر اور سورۃ نصر صرف تین تین آیات پر مشتمل ہیں۔

۸۔ قرآن پاک کی سورۃ النمل میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم دو مرتبہ پڑھی جاتی ہے۔

۹۔ قرآن پاک کی سورۃ التوبہ میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں پڑھی جاتی۔

۱۰۔ قرآن پاک کی نزول کے اعتبار سے پہلی آیت سورۃ علق سے اور آخری آیت سورۃ توبہ سے ہے۔

۱۱۔ قرآن پاک میں کل ۵۴۰ رکوع ہیں۔

۱۲۔ قرآن پاک سات منزلوں پر مشتمل ہے۔

☆☆☆

دُنیائے تصوف کی خبریں

NYF اسلام آباد

مدرسہ شاہ ہمدان صوفیہ نجشیہ عوامی کالونی کورنگی کراچی کے تعلیمی سال 2007 کے امتحانی نتائج کا اعلان

مدرسہ شاہ ہمدان صوفیہ نوربخشیہ عوامی کالونی کراچی گزشتہ کئی سالوں سے ملت نوربخشیہ کے طلباء وطالبات کو دینی علوم سے بہرہ مند کرنے کے لیے سرگرم عمل ہے۔ مدرسہ ھذا میں تقریباً سو100 کے قریب طلباء وطالبات زیر تعلیم ہیں۔ یہاں قرآن کریم الفقہ الاحوط، دعوات صوفیہ، قاعدہ نوربخشیہ ودیگر ابتدائی اسلامی علوم کی احسن انداز میں تعلیم دی جاتی ہے۔ اور ساتھ ساتھ اورادفتحیہ، اورادعصریہ، دعائے صبحیہ اور دیگر چھوٹی بڑی قرآنی سورتوں کا حفظ بھی کرایا جاتا ہے۔ یہاں پر دوشفٹوں میں تعلیم دی جاتی ہے۔ پہلی شفٹ صبح 9 بجے سے 11 بجے تک کی ہوتی ہے۔ جس میں مولانا غلام محمد حقانی صاحب اور مولانا غلام حسن نیازی یوچنگوی صاحب درس دیتے ہیں۔ جبکہ دوسری شفٹ کا دورانیہ بعد از نماز ظہر سے نماز عصر تک ہے جس میں مولانا غلام محمد حقانی صاحب کے ساتھ۔ موسیٰ سرموی صاحب طلباء وطالبات کو پڑھاتے ہیں بچوں کے سالانہ امتحان کے لیئے حسب روایت ایک عالم دین کو بلاتے ہیں۔ ممتاز عالم دین مرحوم جناب نجم الدین صوفی یہ فریضہ سرانجام دیتے تھے تاہم ان کی وصال کے بعد اس سال یہ فریضہ مولانا محمد سلیمان ساجد صاحب نے سرانجام دیا۔ امتحانی نتائج کا اعلان شب برات کے مبارک موقع پر جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ عوامی کالونی کورنگی میں کیا گیا۔ جس میں علماء ودانشوررون کے ساتھ عوام کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ اس موقع پر نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء وطالبات میں انعامات بھی تقسیم کیے گئے۔ نمایاں پوزیشن لینے والے طلباء وطالبات کی فہرست مندرجہ ذیل ہے۔

ا) قرآن مجید

محمد جاوید ولد غلام محمد حقانی	اول
محمد حسن ولد بوموسیٰ	دوم
آمنہ بتول دختر مولانا محمد رضا سرمیکی	سوم

ب) دعوات صوفیہ

زہراء بتوں دختر بوحسن سرمیکی	اول
آمنہ بتول دختر عبدالرحیم یوچنگ	دوم
حمیدہ دختر عبدالحلیم یوچنگ	سوم
حمیدہ دختر بواسلیمان سرموں	چہارم

ج۔ تقریری مقابلہ:

نیاز علی ولد غلام علی خپلوی	اول
صفدر حسین ولد غلام حیدر یوچنگ	دوم
امان اللہ ولد بوافقیر براہ	سوم

ادارہ نوائے صوفیہ تمام کامیاب طلباء و طالبات اور اساتذہ کو مدرسہ کی کامیابی پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔

رپورٹ: بوموسیٰ سرموی کراچی

☆☆☆

مدرسہ شاہ ہمدان سکردو کی طالبات کے مطالعاتی دورہ

مدرسہ شاہ ہمدان سکردو کے اٹھارہ طالبات نے مولانا غلام رسول اور مولانا عارف حسین صاحبان کی رہنمائی میں شگر کا مطالعاتی دورہ کیا اس مطالعاتی دورے کے دوران طالبات خانقاہ معلی شگر خاص، مسجد امبوڑک اور حشوپی باغ کو دیکھتے ہوئے محلہ ہورچس میں واقع مدرسہ شاہ مردان پہنچے تو طالبات کی کثیر تعداد نے اخوند عبداللہ صاحب کی زیر قیادت شاندار استقبال کیا۔ یہاں سے یہ قافلہ آگے بڑھے تو الچوڑی میں حاجی علی صاحب اور ان کے اہل خانہ نے طالبات کی فراخدلی سے ضیافت کی۔ نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد طالبات نے چائے کے ساتھ مہمان نوازی کا لطف اٹھایا۔ واپسی پر مدرسہ شاہ مردان ہورچس میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں دونوں مدرسوں کے طالبات نے نعتیں پیش کیں تقریب سے مدرسہ شاہ ہمدان کی طالبہ آسیہ، مولانا عارف حسین اور مولانا غلام رسول نے خطاب کیا۔ تقریب سے مقررین نے ملت نوربخشیہ کے عروج وزوال کی داستان، اس کے اسباب اور ملت نوربخشیہ کے درخشاں مستقبل پر روشنی ڈالی۔ مدرسہ شاہ مردان کے استاد اخوند عبداللہ نے شگر کا مطالعاتی دورہ کرنے پر مدرسہ شاہ ہمدان کی طالبات کا شکریہ ادا کیا اور زور دیا کہ آئندہ بھی اس طرح کے دورے ہوتے رہنے چاہیے۔ شگر خاص کی خانقاہ میں عصر کی نماز ادا کرنے کے بعد طالبات نے مسجد چھ برونجی کی زیارت کی اور واپس سکردو روانہ ہوئے۔

رپورٹ: آسیہ سرمیکی، مدرسہ شاہ ہمدان سکردو

☆☆☆

اظہار تشکر

ہم اپنی مطالعاتی دورہ شگر کے موقع پر اہلیان شگر خصوصاً انتظامیہ وطالبات مدرسہ شاہ مردان کی والہانہ استقبال اور ہماری حوصلہ افزائی ومہمان نوازی کا تہہ دل سے مشکور وممنون ہیں۔ طالبات مدرسہ شاہ ہمدان سکردو۔

☆☆☆

حیدرآباد ڈوغنی میں یوم شاہ سیّد کے موقع پر جلسہ

حیدرآباد ڈوغنی میں یوم پیدائش حضرت امام مہدیؑ اور شاہ سید محمد نوربخش علیہ الرحمۃ ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں علمائے کرام کے ساتھ علاقے بھر سے کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ جلسے سے خطابات کرتے ہوئے مولانا جعفر علی، مولانا ابراہیم کھرکوی، مولانا غلام مہدی ودیگر علماء نے حضرت امام محمد مہدی اور شاہ سید کے زندگیوں پر روشنی ڈالی اور ان کے طرز زندگی کو ہمارے لیے مشعل راہ قرار دیا۔ جلسے کی رونق کو نعت خوانوں قصیدہ خوانوں نے چار چاند لگا دیے۔ آخر میں دعائیہ کلمات کے ساتھ اس عظیم الشان جلسہ کا اختتام ہوا۔ رپورٹ:۔ حاجی بشارت علی حسنی وغلام عباس، حیدرآباد ڈوغنی

☆☆☆

خپلو بروق میں چالیس روزہ اعتکاف نشینی اور اختتامی جلسہ واستقبالیہ جلوس

ہر سال کی طرح اس سال بھی جولائی اگست میں خپلو بروق میں اعتکاف نشینی کا اہتمام کیا گیا۔ تاہم اس سال گذشتہ سالوں کی نسبت اعتکاف نشینی چالیس دنوں پر مشتمل

تھی۔ جس میں ملک بھر سے تصوف کے تقریباً ساڑھے تین سو پروانوں نے شرکت کی۔ اعتکاف نشینی کے آخری عشرے کی قیادت مرشد کامل فقیر محمد ابراہیم صاحب نے بنفس نفیس شرکت فرمائی۔

اعتکاف نشینی کے اختتام پر ایک پر نور محفل اختتامیہ منعقد کی گئی۔ محفل کا آغاز قاری زاہد حسین کی تلاوت سے شروع ہوا۔ بارگاہ رسالت میں علی عمران نے نعت رسول پیش کی۔ اس کے بعد اس پُر نور محفل سے مولانا نورحسن، شیخ غلام حسین تھلوی، مولانا بشیر آفتاب، محسن علی ساقی اور مولانا عبدالسلام حیدری نے خطاب کیا۔ اور سامعین محفل کو حقیقت تصوف، اعتکاف نشینی اور تزکیہ نفس کے رموز واوقات کے متعلق سیر حاصل معلومات فراہم کیں۔ تقریب میں علی کاشف اور شجاعت الکوروی نے منقبت پیش کیے۔ مولانا شکور علی انور کے خطاب کے بعد الحاج فقیر محمد ابراہیم نے دعائیہ کلمات کے ساتھ محفل اختتامیہ کو برخاست کیا۔ اس کے بعد رات بھر کی شب بیداری کے بعد صبح سویرے تصوف کے متوالے ایک بہت پر کیف جلوس کی صورت میں الحاج فقیر محمد ابراہیم کے دولت سرا کی جانب گامزن ہوئے راستے میں محسن آباد (گونما ملکی)، تصوف آباد (تھی)، گونمہ بھوتگ، غرالٹی اور بانپی کے بچوں بوڑھوں اور جوانوں نے راہ حق کے ان مجاہدوں کا پرتپاک استقبال کیا۔ اس استقبالیہ جلوس میں مختلف علاقوں سے سینکڑوں کی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ آخر میں دعائیہ کلمات کے ساتھ اس پر نور جلوس کا اختتام ہوا۔ رپورٹ: محمد رضا ہگتی نمائندہ خپلو۔

☆☆☆

امیر آباد چھوربٹ (AWA) کا اجلاس کابینہ کی تشکیل نو کے بارے میں غور وخوض

گزشتہ دنوں امیر آباد ویلفیئر ایسوی ایشن مرکزی یونٹ کا ایک اہم اجلاس تنظیم کے دفتر واقع برق سترکھور میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت الحاج قاری غلام رسول نے کی۔ جبکہ اس موقع پر امیر آباد ویلفیئر کے صدر، جنرل سیکرٹری اراکین تنظیم اور نوجوانان امیر آباد کی ایک بڑی تعداد نے بھر پور شرکت کی۔ اجلاس میں دیگر امور کے علاوہ تنظیم کے موجودہ کابینہ کی کارکردگی کے بارے میں گفت شنید کی گئی۔ اجلاس نے موجودہ کابینہ کی کارکردگی کو سراہا اور نئے کابینہ کی تشکیل نو کے بارے میں بلتستان اور ملک کے دیگر حصوں میں قائم تمام سب یونٹس کو آگاہ کیا۔ اجلاس نے تنظیم کی کارکردگی کو مزید فعال بنانے کے لیے مختلف تجاویزات پر بحث کی گئی۔ اجلاس نے (AWA) کراچی یونٹ کو فعال رکھنے کیلئے صدر علی موسیٰ کی کوششوں کو زبردست الفاظ میں سراہا۔ اجلاس نے اختتامی سیشن میں آئندہ کے لیے لائحہ عمل بھی مرتب کئے اور اس طرح اجلاس برخاست ہوا۔

☆☆☆

امیر آباد چھوربٹ میں یوم ولادت حضرت عباسؑ کے موقع پر محافل عید

سب سے بڑی تقریب مدرسہ امیر آباد میں ہوئی مولوی یوسف نے سیرت عباسؑ پر روشنی ڈالی امیر آباد چھوربٹ میں یوم ولادت حضرت عباسؑ مذہبی جوش وجذبے سے منائی گئی اس سلسلے میں سب سے بڑی تقریب مدرسہ امیر

آباد میں ہوئی جس میں اہل محلہ کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔
لوگوں نے حضرت عباسؑ کی شان میں قصیدے پڑھے۔ آخر میں ممتاز عالم دین وخطیب جامع مسجد امیر آباد مولانا یوسف نے حضرت عباسؑ کی سیرت پاک پر تفصیلی روشنی ڈالی انہوں نے کہا کہ جو قربانی حضرت عباسؑ نے کربلا کی کڑی دھوپ میں اسلام کو زندہ رکھنے کے لئے دیا۔ تاریخ عالم میں اسکی نظیر نہیں ملتی۔ آپ نے حسینؑ کے ساتھ جس وفاداری کا مظاہرہ کیا آج تک تاریخ اس وفاداری کو دوبارہ نہیں دہرا سکی ولادت باسعادت حضرت عباس کے سلسلے میں امیر آباد کے مختلف مقامات گپ کھور تھنگ کھور، جامع مسجد کھور، سکیل کھور، تھور کھور فدایان آل رسولؐ نوجوانان امیر آباد اور لوگوں نے انفرادی طور پر بھی گھروں میں محافل سعید کا نعقاد کیا۔ رپورٹ گلزار حسین نمائندہ نوائے صوفیہ چھور بٹ۔

☆☆☆

چھور بٹ میں جشن ولادت حضرت فاطمہؑ کے موقع پر محافل عید کا انعقاد

مسلمان خواتین کو حضرت فاطمہؑ کی زندگی سے سبق لینا چاہئے ذاکرین کا خطاب

گزشتہ دنوں جشن ولادت خاتون جنت لخت جگر رسولؐ حضرت فاطمہؑ کی پرمسرت ولادت بابرکت کے موقع پر وادی چھور بٹ کے علاوہ موضع امیر آباد کے مختلف مقامات پر عید کی محافل منعقد ہوئیں جس سے علما اور ذاکرین نے خطاب کیا اس سلسلے کی سب سے بڑی تقریب عید فدایان اہلبیت نوربخشیہ ڈوقون خواتین گروپ کے زیر اہتمام مدرسہ امیر آباد میں ہوئیں اس محفل سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عبداللہ ے کہا کہ حضرت فاطمہؑ حضورؐ کی سب سے پیاری صاحبزادی تھی اور ان کو نبیؐ نے جنت کی عورتوں کا سردار بنایا۔ ان کی شادی جس قدر سادگی سے ہوئی وہ ہم سب مسلمان کے لیے ایک انمول سبق ہے۔ ہمیں ان پر غور کرنے کی ضرورت ہے انہوں نے کہا کہ آپؑ کی پوری زندگی نہایت ہی سادہ تھی۔ مولوی عبداللہ نے کہا کہ ان مسلمان عورتوں کو حضرت فاطمہؑ کی زندگی سے سبق حاصل کرنا چاہیے جو گھر کا کام کاج کرنے میں اپنی ذلت سمجھتی ہیں حضرت فاطمہؑ جیسی عظیم ہستی خود اپنے گھر میں چکی میں آٹا پیستی تھیں روٹی پکاتی حتی کہ گھر کا سارا کام کاج خود کرتی تھیں اور اس کے ساتھ اتنی عبادت گزار تھیں کہ آج کی عورتیں اس کا تصور بھی نہیں کر سکتیں۔

مولوی عبداللہ نے حضورؐ کی اس حدیث کا خاص طور پر حوالہ دیا جس سے آپؐ کی محبت کا اظہار ہوتا ہے کہ فاطمہؑ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔ آپ نے حضرت فاطمہؑ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی اور انہیں خواتین کے لیے ایک انمول نمونہ قرار دیا۔ اور ان سنہری اصولوں پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت پر زور دیا۔

جشن ولادت حضرت فاطمہؑ کے موقع پر امیر آباد کے مختلف مقامات تھنگ کھور، تھور کھور، سکیل کھور، گپ کھور اور فدایان آل رسولؐ نوجوانان امیر آباد کے زیر اہتمام محفل سعید منعقد ہوئیں ان محفلوں میں قصیدہ خوانوں نے قصیدے پیش کیے اور علما اور ذاکرین نے سیرت فاطمہؑ پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی۔ رپورٹ گلزار حسین نمائندہ چھور بٹ۔

☆☆☆

یوم پیدائش امام محمد مہدیؑ و شاہ سید نوربخشؒ

15 شعبان 29 اگست بروز بدھ کو خانقاہ معلیٰ چھلو بالا میں تحریک صوفیہ نوربخشیہ کے زیر اہتمام یوم پیدائش حضرت امام مہدیؑ اور حضرت شاہ سید محمد نوربخشؒ کے سلسلے میں ایک عظیم محفل منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا عبداللہ صاحب صدر محفل تھے جبکہ مہمان خصوصی کے نشت پر سید ابراہیم صاحب۔ جلوہ افروز تھے سٹیج سیکرٹری کے فرائض علی محمد اور غلام رسول نے انجام دی اس عظیم الشان جلسے سے جناب نورحسن نوری مولانا مرادعلی نوری مولانا شفیع مطہری مولانا موسیٰ علی مولانا ابراہیم کھوکھری حافظ عبدالرحمٰن مولانا عبدالسلام حیدری مولانا محمد علی عارف مولانا محسن علی ساقی مولانا سید محمد ابراہیم الحاج فقر محمد ابراہیم اور مفتی عبداللہ نے خطاب فرمایا انہوں نے اپنے خطاب میں حضرت امام مہدی اور شاہ سید نوربخش سوانح حیات اور انکی تعلیمات پر روشنی ڈالتے ہوئے انکی طرز زندگی اور تعلمات پر عمل کرنے پر زور دیا گیا۔ جبکہ شفیق الرحمٰن احمد علی کریس محمد علی عارف اخوند غلام حسین محمد حنیف اور موسیٰ علی نے منقبت پیش کیں۔

☆☆☆

اسلام آباد میں رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کے اختتام پر عظیم الشان جلسہ

جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد میں ہر سال کی طرح اس سال بھی اعتکاف نشینی کی مرکزی محفل اعتکاف معروف صوفی شخصیت جناب صوفی اخوند حسین صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں ہزاروں اہل تصوف نے شرکت کی۔ اس پر رونق محفل کا آغاز قاری سید محمد شاہ کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا اور نعت رسول مقبولؐ قاری محمد حسین اور اعجاز احمد نے پیش کی، اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے مدرسہ شاہ ہمدان کے فارغ تحصیل و طالب علم عابدین صاحب نے کہا توبہ کا مقصد اندرونی کیفیت کو صاف کرنا ہے کیونکہ انسانی زندگی میں مختلف تبدیلیاں رونما ہوتا رہتا ہے لہٰذا زندگی میں ہونے والی کوتاہیوں اور گناہوں سے توبہ کرنا اس شخص کے لئے ضروری ہے۔ کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ ایک گناہ کے کرنے کے بعد نہ توبہ کا فائدہ دیتا ہے اور نہ نماز کا۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے توبہ کا دروازہ بند نہیں کیا ہے لہٰذا انسان کو جب احسان ہو جاتا ہے تو اسے توبہ کی طرف رجوع کرنا چاہئے توبہ سے نفس امارہ اور نفس مطمئنہ دونوں حاصل ہوتے ہیں جس سے انسان مطمئن ہو کر ایک پرہیزگار مسلمان بن کر زندگی پرسکون طریقے سے گزارنے کے ساتھ ساتھ اُس کی آخرت بھی سنور جاتی ہے جو لوگ شیطان کے کہنے میں آ کر گناہ پر گناہ کیے جاتے ہیں آخرکار اُس نے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے لہٰذا توبہ کر کے گناہوں سے پاک و صاف ہو جائیں۔ یہی اس کے لئے محفوظ ترین راستہ ہے۔

جلسہ کے مہمان خصوصی سید انور صاحب نے اعتکاف کی شرائط، فوائد اور احترام پر تفصیل سے آگاہ کیا۔ انہوں نے کہا احترام اعتکاف کے لئے ضروری ہے کہ وہ توبہ کے فوائد سے استفادہ حاصل کریں۔ انہوں نے کہا قرآن مجید کے مطابق حدود اللہ کا احترام انتہائی ضروری ہے۔ اعتکاف نشینی کے لئے قرآن مجید میں ہدایتیں دی ہیں اُن شرائط کا احترام کرنے سے انسان اعتکاف کے فوائد سے

مستفید ہو جاتا ہے گویا اعتکاف نشینی سے انسان پاک وصاف ہو جاتا ہے اور ان کے گناہ اور لغزشوں کو اللہ تعالیٰ درگزر فرماتا ہے۔ انہوں نے کہا صوفی ازم میں خانقاہی نظام کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ جہاں اعتکاف نشینی اور ذکر اللہ کی محفلیں ہوتی رہتی ہیں۔ انہوں نے کہا ماضی میں چند عشرے اس مقدس روح پرور عبادت سے خالی رہا جس کی وجہ سے دائیں بائیں والوں نے صوفی ازم کو کافی نقصان پہنچایا اور اس کی خانقاہوں کو بند کرایا جس کی وجہ سے اس کے معتقدین منتشر ہو گئے۔

حاصل ہے ان دونوں کے بغیر صوفیہ ہونے کا دعویدار مضحکہ خیز ہے۔ ماضی میں اس روحانی تبلیغ میں عدم توجہی کی وجہ سے اغیار کو رخنہ اندازی کا موقع ملا آج جو مسائل نظر آرہے ہیں وہ اس کا نتیجہ ہیں لہذا اس روح پرور عبادت کو جاری رکھنا اور آنے والوں نسلوں کو اس طرف راغب کرانا ضروری ہے۔ یہی صوفی ازم کی تبلیغ ہے۔

مولانا محمد انور نے کہا ہمارے درمیان رخنہ اندازی دراصل اس قسم کی روحانی عبادت سے دور ہونے کی وجہ سے



اعتکاف نشینی کے اختتام پر مقررین جلسہ سے خطاب کر رہے ہیں۔

انہوں نے کہا قرآن مجید میں جابجا اعتکاف نشینی پر زور دیا گیا ہے اس کے باوجود اعتکاف پر اعتراض کرنا ان آیات سے روگردانی کے علاوہ کچھ نہیں ہے ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ ہدایات بھی نہیں دیتا بلکہ اُن کے دلوں پر مہر لگا دی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا اعتکاف نشینی کے لئے تربیت یافتہ اور ماہر عالم ہونا ضروری ہے کیونکہ عالم باعمل کے بغیر کنٹرول کرنا مشکل ہوتا ہے اس کی اصل وجہ یہ ہے اعتکاف کے دوران شیطان مختلف انداز سے معتکف کے لئے پریشانیاں پیدا کرتا ہے ساتھ ہی ساتھ کشف وتجلیات بھی ہوتا رہتا ہے اس لئے اس کنٹرول کرنے والے کو صوفی ازم میں عالم ربانی کہا گیا ہے۔ صوفی ازم میں اعتکاف نشینی اور ذکر اللہ کو بنیادی اہمیت

ہوا ہے اغیار کے اشاروں پر عمل پیرا ہونے کی وجہ سے ناقابل تلافی نقصان اٹھانا پڑا۔ انہوں نے کہا صرف سلسلے کو پکڑنے کا دعویدار بننے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا بلکہ اس پر عمل کرنا ضروری ہوتا ہے انہوں نے علامہ اقبال صاحب کے شعر کا حوالہ دیتے ہوئے کہا عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے۔ انہوں نے کہا جو لوگ اعتکاف اور ذکر اللہ سے خوف کھاتے ہیں وہی لوگ دوسروں کو بھی اس روح پرور عبادت سے دور رکھنے کیلئے فتوے جاری کرتے ہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ضرور ان سے حساب لے گا کیونکہ یہ فتویٰ فروشی اللہ کا ذکر کرنے سے روکنے کے زمرے میں آتی ہے۔

جلسہ کا آخری مقرر صوفی محمد حسین نے کہا دنیائی مصروفیات سے فراغت یا وقت نکال کر نیکی کی طرف رجوع کرنا ایمان کی تازگی کے لئے انتہائی ضروری ہے کیونکہ نیکی دنیا کے کام سے نہیں روکتی بلکہ رزق حلال کے لئے رہنمائی کرتی ہے۔ ذکر اللہ کی محفل اور اعتکاف نشینی دراصل لوگوں کو نیکی کی طرف بلانے والا تبلیغ ہے اس عبادت میں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کسی کا ذکر نہیں ہوتا۔ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے تم میں سے ایک ایسا گروہ ہونا چاہئے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور بُرے اعمال سے روکے یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ صوفی محمد حسین نے کہا دُنیا میں اس وقت جتنے بھی اولیاء کرام موجود ہیں وہ صوفی ازم کا علم بردار ہیں اور یہ ساری شاخیں آدم اولیاء، حضرت علی علیہ السلام سے ملتے ہیں جن علاقوں میں اولیاء کرام کثرت سے موجود ہوتے ہیں وہاں قدرتی آفات یا قحط نہیں ہوتے ایسے حالات میں ہمیں شکرگزار ہونا چاہئے انہوں نے کہا طریقت، حقیقت اور معرفت کے لئے مرشد کامل کا ہونا ضروری ہے اس کے بغیر کامیابی ممکن نہیں۔

جی۔ ایچ معروفی

☆☆☆

جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد میں دس روزہ اعتکاف نشینی

ہر سال کی طرح اس سال بھی جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد میں اعتکاف نشینی کا روح پرور اجتماع ہوا جس میں ستر کے قریب اہل صوفیہ نوربخشیہ نے اعتکاف نشینی کے فیوض و برکات سے استفادہ کیا جہاں اہل ایمان اپنے احتساب کے ذریعہ نفس کی اصلاح و تزکیہ کرتے ہیں تو پھر ان کے لئے یوم عید یوم انعام و اکرام بن جاتا ہے اور وہ نماز عید کے اجتماع اور اعتکاف نشینی سے فراغت کے بعد اس حال میں اپنے گھروں کو لوٹتے ہیں کہ رب تعالیٰ کی جانب سے یہ خوشخبری سنا دی جاتی ہے کہ میں نے اس نیک بندہ کے تمام گناہوں کو بخش دیا۔

جی۔ ایچ معروفی

☆☆☆

مری میں معروف مذہبی وسماجی کارکن غلام نبی کا قتل

مری میں مقیم معروف سماجی و مذہبی کارکن غلام نبی شار گو کو نامعلوم قاتل نے ناحق قتل کر کے فرار ہو گئے مرحوم کو بعد میں پوسٹ مارٹم کے بعد دفنا دیا گیا۔ پوسٹ مارٹم کی رپورٹ کے مطابق مرحوم کو کسی نے پستول کی گولی سے قتل کیا ہے۔ مرحوم کی وفات پر راولپنڈی اور اسلام آباد سے عزیز و اقارب کے علاوہ سیاسی و مذہبی شخصیات کی کثیر تعداد نے ان کی نماز جنازہ میں شرکت کی۔ مرحوم انتہائی نیک اور سماجی کارکن ہونے کے علاوہ نوربخشی لوگوں کی رہنمائی اور مذہبی تقریبات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے مری میں مرحوم غلام نبی کی وفات سے ایک خلا پیدا ہوا ہے جسے برسوں تک محسوس کیا جائے گا۔ مرحوم کے پسماندگان میں بیوہ اور چھوٹے چھوٹے بچے شامل ہیں۔ ادارہ نوائے صوفیہ مرحوم کی وفات پر تمام لواحقین سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور دعا ہے کہ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

☆☆☆

سلترو اخوند علی صاحب کا انتقال

اسلام آباد میں علاقہ سلترو گونما سے تعلق رکھنے والے اخوند علی صاحب طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ مرحوم انتہائی نیک اور عالم باعمل تھے۔ مرحوم نے کچھ عرصہ اسلام آباد میں نوربخشی بچوں کو پڑھانے کا فریضہ بھی انجام دیا جو کافی مفید ثابت ہوا۔ مرحوم کے پانچ بیٹے مختلف جگہوں پر اہم عہدوں پر فائز ہیں۔ ان میں سے ایک آرمی میں کیپٹن کے عہدہ پر فائز ہے۔ ادارہ نوائے صوفیہ کی وفات پر دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور دعا ہے کہ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

جی۔ ایچ معروفی

☆☆☆

اسلام آباد میں عید الفطر مذہبی جوش و جذبہ کے ساتھ منائی گئی

اسلام آباد میں اس سال عید الفطر مذہبی عقیدت و احترام اور جوش و جذبہ کے ساتھ منائی گئی۔ اہل نوربخشیہ کی عید کی بہت بڑا اجتماع جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد میں ہوا جس میں ہزاروں لوگوں نے اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو کر عید کی نماز ادا کی۔ عید کی امامت اور خطابت نائب خطیب مولانا محمد انور نے کی۔ آگاہ رہے علامہ محمد بشیر صاحب پاؤں میں چوٹ آنے کی وجہ سے اس دفعہ یہ فریضہ ادا نہیں کر سکے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ علامہ صاحب کو جلد از جلد صحتیاب کرے۔ آمین

اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد انور نے کہا عیدین کو اسلام میں بہت اہمیت حاصل ہے اس دن مسلمان عبادت الٰہی سے فارغ ہو کر خوشی مناتے ہیں اور



مولانا محمد انور صاحب، نائب خطیب عید الفطر کے اجتماع سے خطاب کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس دن خاص کرم فرماتے ہیں لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ فطرہ اور زکوٰۃ وقت پر نکالیں اور ایک دوسرے کے ساتھ محبت اخوت اور بھائی چارے کو فروغ دیں۔

☆☆☆

فلاحی تنظیم کھرسرموں کے زیرِ انتظام عیدملن پارٹی

اسلام آباد (غلام محمد شاہین سے) فلاحی تنظیم کھرسرموں (FTK) اسلام آباد کے زیرِ انتظام عیدالفطر سال 2007ء کی خوشی کے موقع پر ایک عیدملن پارٹی کا اہتمام کیا گیا۔ عیدملن پارٹی کا اہتمام ایم این ہاؤس علی پور میں کیا گیا۔ 21 افراد پر مشتمل جوانوں اور طالب علموں نے پارٹی میں شرکت کی۔ عیدملن پارٹی میں محمد یوسف نوری، ذوالفقار علی ذولفی، آخوند محمد امین، غلام شاہ سکندر خان حیات، سٹوڈنٹس غلام محمد شاہین، اشرف حسین اشرف، ظفر علی آخوند، مظفر علی آخوند، سرفراز علی فیاضی، افتخار علی شوقی، مختار علی کے علاوہ الحمد ان تنظیم گوند کے رکن احسان علی دانش، محمد انور، محمد موسیٰ، غلام رسول، محمد امین اور NFU کے رکن نثار حسین، محمد آصف سکردوی اور لاہور سے تشریف لائے ہوئے مہمانان محمد ابراہیم اور سجاد حسین نے خصوصی شرکت کی۔ اس موقع پر متحرک رکن عبدالکریم الحمد ان کا خصوصی ذکر کیا۔

اس عیدملن پارٹی کا مقصد تعلیم یافتہ نوجوانوں کے زیرِ سرپرستی نوجوان نسل میں ذہنی ہم آہنگی کا فروغ دینا اور طالب علموں کو تعلیمی سرگرمیوں کے علاوہ اہم موقعوں پر تفریحی مواقع بھی مہیا کرنا تھا تاکہ نوجوان طبقہ مستقبل میں آنے والے چیلنجوں کا مقابلہ اتفاق اور اتحاد سے کرسکیں۔ اور آئندہ بھی خوشی کے لمحوں پر پاکستان کی پُرفضا مقامات کی سیر کے انتظام کرنے کا مطالبہ کیا۔

☆☆☆

حاجی ابراہیم سرموں کا انتقال

گزشتہ دنوں سرموں بلتستان کی معروف شخصیت حاجی ابراہیم صاحب اچانک وفات پاگئے۔ مرحوم سیٹھ حسین صاحب اور علی محمد سرموی صاحب کے والد گرامی تھے۔ ان کی اچانک وفات پر ادارہ نوائے صوفیہ مرحوم کے لواحقین سے اور خصوصاً دونوں صاحبزادوں سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے۔ آمین (ادارہ)

☆☆☆

حسن آباد گاؤں کے لئے دینی مدرسہ کمیٹی کا قیام

آج مورخہ 17 اکتوبر بروز بدھ کو نوجوانان حسن آباد مقیم اسلام آباد والوں کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی۔ جس میں گاؤں میں دینی تعلیم کے فروغ کے لئے اقدامات کرنے کی کوششوں پر زور دیا گیا۔ میٹنگ میں دینی مدرسہ کمیٹی کا قیام بھی عمل میں لایا گیا۔ متفقہ طور پر محمد علی صاحب کو صدر، محمود علی صاحب کو نائب صدر، اعجاز حسین صاحب کو جنرل سیکرٹری، عبداللہ صاحب کو خزانچی اور احمد علی ہاشمی کو سیکرٹری نشرواشاعت مقرر کیا گیا۔

میٹنگ کے آخر میں جنرل سیکرٹری مرکزی انجمن صوفیہ نوربخشیہ جناب ماسٹر حسن صاحب کے انتقال پر افسوس کا اظہار کیا گیا۔

تمام نوجوانان حسن آباد مقیم اسلام آباد
لواحقین کے غم میں برابر کے
شریک ہیں اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ لواحقین کو یہ صدمہ

برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین (احمد علی ہاشمی، سیکرٹری نشرواشاعت، مدرسہ کمیٹی نوجوانان حسن آباد مقیم اسلام آباد)

☆☆☆

انجمن صوفیہ نوربخشیہ سکردو کے سالانہ انتخابات

انجمن صوفیہ نوربخشیہ سکردو کے سالانہ انتخابات ہوئے۔ جس کے مطابق درج ذیل عہدیداروں کو منتخب کیا گیا۔

1-	صوفی غلام محمد صاحب	سرپرست اعلیٰ
2-	محمد صادق صدیقی صاحب	صدر
3-	حاجی محمد علی سریکی صاحب	سینئر نائب صدر
4-	حاجی محمد ابراہیم صاحب	نائب صدر
5-	غلام علی حیدری صاحب	جنرل سیکرٹری
6-	انجنیئر محمد ابراہیم صاحب تھلوی	جوائنٹ سیکرٹری
7-	جی ایم موسیٰ علی صاحب	فنانس سیکرٹری
8-	حاجی حامد صاحب	ڈپٹی فنانس سیکرٹری
9-	ذاکر حسین صاحب	پریس سیکرٹری

☆☆☆

حاجی ماسٹر محمد حسن صاحب جنرل سیکرٹری مرکزی انجمن صوفیہ نوربخشیہ پاکستان حرکت قلب بند ہونے سے خپلو میں انتقال کر گئے

مرکزی انجمن صوفیہ نوربخشیہ پاکستان کے جنرل سیکرٹری حاجی محمد حسن صاحب اچانک حرکت قلب بند ہونے سے اپنے گھر میں عیدالفطر کی رات انتقال کر گئے۔ مرحوم کی اچانک وفات سے علاقہ میں کہرام مچ گیا اور عوام کی بڑی تعداد سکتے میں آ گئی۔ مرحوم ماسٹر حاجی حسن صاحب سماجی، مذہبی شخصیت ہونے کے علاوہ ایک مدبر کی حیثیت سے جانے جاتے تھے۔ لوگ دور دراز سے اُن سے مشورے کے لئے آتے تھے۔ اُن کی وفات سے ایک بہت بڑا خلا پیدا ہوا ہے جسے پُر کرنے میں کافی وقت درکار ہوگا۔ مرحوم کی نماز جنازہ میں سکردو سے لے کر سیاچن تک کی اہم شخصیات نے شرکت کی۔ مرحوم ماسٹر حسن صاحب ڈاکٹر غازی محمد نعیم صاحب



مرحوم حاجی محمد حسن صاحب کی ایک یادگار تصویر

سابق ایڈیٹر انچیف ماہنامہ نوائے صوفیہ انٹرنیشنل کے والد گرامی تھے۔ آگاہ رہے مرحوم ماسٹر حسن صاحب اور ان کے خاندان نے مسلک صوفیہ نوربخشیہ کی آبیاری تشخص اور اس کے تحفظ کے لئے ناقابل فراموش خدمات انجام دی ہیں۔ خصوصاً حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ کی تعمیر کردہ تاریخی جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ چقچن پر بادمخالف کی جانب سے ناجائز قبضہ کے خلاف بھرپور دفاع کیا جس کی پاداش میں اُن کو مارشل لاء حکومت نے جیل بھیج دیا اور آپ نے کافی عرصہ جیل کی صعوبتیں برداشت کیں۔ آخرکار اس تاریخی مسجد کا اہل صوفیہ نوربخشیہ کے حق میں فیصلہ ہوا تب سے حاجی محمد حسن صاحب اہل صوفیہ نوربخشیہ کے اہم مذہبی لیڈر شمار ہونے لگے۔ مرحوم

انتہائی نیک اور دوراندیش شخصیت کے مالک تھے وہ غریب اور مستحق طلباء کی کفالت بھی کرتے تھے اور خصوصاً طلباء کو اعلیٰ تعلیم کے لئے رہنمائی اور حوصلہ افزائی کرتے تھے اس لئے تعلیم یافتہ طبقہ میں ان کو اعلیٰ مقام حاصل تھا۔ مرحوم کی وفات عید الفطر کی شب کو ہوئی اس رات کو فرشتے بوجہ خوشی دھوم مچاتے ہیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر تجلی فرما کر فرشتوں سے دریافت فرماتا ہے کہ بتاؤ جب مزدور اپنی مزدوری پوری کر چکے تو اس کی جزا کیا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں یا اللہ ایسے مزدوروں کو پوری پوری اُجرت مل جانی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے فرشتو تم گواہ رہو، میں نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے روزے داروں کو اس رات بخش دیا اور اُن کے لئے جنت کو واجب کر دیا۔

اس لئے اس رات کا نام فرشتوں میں لیلۃ الجائزہ یعنی نجات و انعام کی رات ہے۔ فرمایا ہے لہٰذا اس رات کو وفات پانا بھی خوش قسمت اور اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ ہستیوں میں شمار ہوتا ہے۔

یاد رہے مرحوم حاجی حسن صاحب نوائے صوفیہ کے دلدادہ اور اہم سپورٹر تھے۔ اس جریدہ کے تسلسل اور معیار کو برقرار رکھنے کے لئے مفید مشورے دیتے تھے۔ دو سال قبل مرحوم کا نوائے صوفیہ میں تفصیلی انٹرویو شائع ہوا تھا جسے قارئین نے بہت سراہا تھا۔ یاد رہے مرحوم حاجی حسن صاحب محسنین نوربخشیہ میں سے تھے جن کی کوششوں اور جدوجہد سے اہل نوربخشیہ کو استحکام اور مذہبی جذبہ ملا وگرنہ دائیں بائیں والے خارسہ سرکار کہہ کر اہل نوربخشیہ کو دائیں بائیں موڑ دیتے تھے مگر مذہبی قیادت اور وقت کے حاکم خاموش تماشائی بنے ہوئے تھے واقعہ چھن کے بعد اہل نوربخشیہ کی آنکھیں کھل گئیں اور خواب غفلت سے بیدار ہوئے۔ اُن کی وفات پر تمام اہل صوفیہ نوربخشیہ کو انتہائی رنج وغم اور افسوس ہوا ہے ادارہ نوائے صوفیہ ڈاکٹر غازی محمد نعیم صاحب، ندیم صاحب، ناظم صاحب اور تمام اہل خانہ سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور اس غم میں برابر کا شریک ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے۔ آمین

جی۔ ایچ معروفی

☆☆☆

حاجی ماسٹر حسن اور حاجی ابراہیم سرموی کے لئے دعائے مغفرت

انجمن فلاح و بہبود صوفیہ نوربخشیہ علی پور اسلام آباد کے زیر اہتمام مورخہ 19 اکتوبر 2007ء کو بعد از نماز جمعہ ممتاز مذہبی سکالر ڈاکٹر غازی محمد نعیم کے والد حاجی ماسٹر حسن صاحب اور سیٹھ حسین اور علی محمد کے والد حاجی ابراہیم کی اچانک وفات پر دعائے مغفرت اور فاتحہ خوانی کی۔ سید سہاب الدین نے دونوں مرحومین کے حق میں اور ایصال ثواب کے لئے دعا کی اور لواحقین کے لئے صبر وشکر اور استقامت کی دعا کی۔ (اشرف حسین، سیکرٹری، نشرواشاعت)

☆☆☆

حاجی محمد حسن صاحب کی اچانک وفات پر اظہار تعزیت

مرحوم حاجی ماسٹر حسن صاحب، جنرل سیکرٹری

مرکزی انجمن صوفیہ نوربخشیہ پاکستان کی اچانک وفات پر انجمن محمدیہ بلتستانیہ صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد کی جانب سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم کی اچانک وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے اسے پُر کرنا مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے۔ آمین (جنرل سیکرٹری، انجمن صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد)

☆☆☆

مرکزی انجمن صوفیہ نوربخشیہ پاکستان کے جنرل سیکرٹری کا حاجی محمد حسن صاحب کے انتقال پر دکھ اور افسوس کا اظہار

مدرسہ شاہ ہمدان صوبیہ نوربخشیہ سکردو کے ناظم اعلیٰ دولت علی تھلوی نے کہا ہے حاجی محمد حسن صاحب ایک بہت بڑے مدبر اور نوربخشی کمیونٹی کے محسن تھے۔ انہوں نے اس مسلک کے تشخص کو قائم رکھنے کے لئے بڑی جدوجہد کی ہے۔ اُن کی دینی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ اُن کی اچانک وفات سے ناقابل تلافی نقصان پہنچا جسے برسوں تک پُر کرنا مشکل ہے۔ انہوں نے کہا مرحوم کی رہنمائی میں بہت سے دینی کام ہوئے جن کو تاریخ میں یاد رکھا جائے گا۔ اُن کی وفات پر ہر طبقے کے لوگ سوگوار ہیں۔ دولت علی صاحب نے کہا مرحوم کی وفات کی خبر سن کر مدرسہ شاہ ہمدان میں خصوصی دعا ہوئی اور طلباء و اساتذہ اور منتظمین کی جانب سے انتہائی دکھ و افسوس کا اظہار کیا ہے۔ آگاہ رہے مدرسہ شاہ ہمدان کی جانب سے ایک وفد مرحوم کے گھر واقع خپلو میں تعزیت کے لئے گیا تھا۔ مرحوم کی وفات پر طلباء، اساتذہ اور منتظمین کی جانب سے دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ (دولت علی تھلوی ناظم اعلیٰ مدرسہ شاہ ہمدان سکردو)

☆☆☆

حاجی ماسٹر حسن صاحب کے انتقال سے خلا پیدا ہوگیا ہے

معروف مذہبی اور سماجی شخصیت حاجی ماسٹر حسن صاحب کی اچانک وفات سے نوربخشی کمیونٹی میں ایک بہت بڑا خلا پیدا ہوگیا ہے جسے پُر کرنے میں کافی وقت درکار ہوگا۔ مرحوم ملت نوربخشیہ کے محسن تھے۔ اُن کے جذبۂ ایمانی سے اہل نوربخشیوں کو بہت تقویت ملی۔ اُن کی ان دینی خدمات کو تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔ مرحوم کی وفات پر لیگل کمیٹی نوربخشیہ کراچی اس غم میں لواحقین کے ساتھ برابر کی شریک ہے۔ اُن کی اچانک وفات پر لیگل کمیٹی کراچی کو بہت دکھ اور افسوس ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ (چیئرمین، نوربخشی لیگل کمیٹی کراچی)

☆☆☆

اظہارِ تعزیت

حاجی ماسٹر محمد حسن صاحب سیکرٹری انجمن صوفیہ نوربخشیہ پاکستان کی اچانک وفات کی خبر سن کر انتہائی دکھ اور افسوس ہوا۔ نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن پاکستان ملت نوربخشیہ کے اس عظیم رہنما کی اچانک وفات پر بہت افسردہ ہے اُن کی

وفات نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن کے لئے بھی باعث افسوس ہے کیونکہ انہوں نے نوربخشی نوجوانوں کو ہمت، جرت اور اغیار کے مکروفریب سے ہوشیار رہنے کا درس دیا۔ اُن کی دینی وملی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے۔ آمین (نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن پاکستان)

☆☆☆

اظہارِ تعزیت

مرکزی انجمن صوفیہ نوربخشیہ پاکستان کے جنرل سیکرٹری حاجی ماسٹر حسن صاحب کی اچانک وفات کی خبر سن کر ملت نوربخشیہ خصوصاً انجمن صوفیہ نوربخشیہ سکردو کے تمام ممبران اور عہدیداران کو انتہائی دکھ اور افسوس ہوا۔ مرحوم کی اچانک وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے اُسے پُر کرتا بہت مشکل ہے۔ مرحوم ایک کہنہ مشق مذہبی لیڈر تھے اور اُن کی موجودگی سے ملت کو بڑا حوصلہ ملتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کو ہر قسم کا جوہر عطا کیا ہوا تھا جس سے ملت نوربخشیہ کو استحکام ملا۔ اُن کی مذہبی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ انجمن صوفیہ نوربخشیہ سکردو مرحوم کی وفات پر لواحقین کے ساتھ اس غم میں برابر کی شریک ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہے کہ وہ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے۔ آمین

انجمن صوفیہ نوربخشیہ سکردو

☆☆☆

قارئین کے خطوط

NYF اسلام آباد

☆ اسلام علیکم! نوائے صوفیہ پڑھکر دل کو سکون اور روح کو آرام ملتا ہے۔ اس کے مضامین بہت اچھے اور معیاری ہوتے ہیں۔ خصوصاً آپکے مسائل اور ان کا حل غلام حسن حسنو اور م ش کوروی کے مضامین بہت پسند کرتا ہوں۔ فریدہ بتول کے مضامین ہماری تعلیم یافتہ خواتین کے لے مشعلِ راہ ہیں کہ وہ بھی قلم اٹھائیں۔ غلام حیدر عاشق خپلو۔

☆ اپنی مصروفیات سے وقت نکال کر نوائے صوفیہ کو ضرور پڑھتا ہوں، تمام مضامین سبق آموز اور معیاری ہیں۔ نفسانفسی کے دور میں نوائے صوفیہ کے مخلص کارکنوں کے دینی خدمت کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالے کو ترقی دے۔ آمین۔ یوسف علی چھور بٹ۔

☆ نوائے صوفیہ کی ماہوار اشاعت وقت کی اہم ضرورت ہے۔ میری قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اپنی واجبات کو بروقت ادا کریں تاکہ اس کی اشاعت کے سلسلے میں کوئی روکاٹ نہ ہو۔ میری طرف سے اراکین نوائے صوفیہ کو خلوص بھرا اسلام۔ نظام حسین حنیف حسن آبادی (کراچی)

☆ بندہ ناچیز کا خریداری نمبر 887 ہے سالانہ چندہ کی میعاد پورا ہو جاتا ہے۔ اس لیے اگلے سال کے لیے چندہ مبلغ -/250 روپے نوائے صوفیہ کی اکاونٹ نمبر -1778 UBL پر بذریعہ منی آرڈر ارسال کر رہا ہوں براہ کرم ترسیل کا

سلسلہ جاری رکھیں ۔ ایکس حوالدار محمد طاہر بلغار۔

جواب: طاہر صاحب آپ کو بنک کا ڈرافٹ بنا کر بھیجنا چاہیے تھا منی آرڈر بنک میں نہیں ہوسکتا۔

☆ گزشتہ جمعہ کو نوائے صوفیہ پڑھنے کو ملا ، اس کے مضامین بہت پسند آئے خصوصاً آپ کے مسائل اور ان کا حل پڑھ کر بہت خوشی ہوئی ،نوائے صوفیہ کا مستقل قاری بننا چاہتا ہوں ۔ لہٰذا مجھے بھی ایک رسالہ ارسال کیا کریں۔محمد افضل کوروی۔

جواب: محمد افضل کوروی صاحب آپ مبلغ -/240روپے جو نوائے صوفیہ کی بارہ کاپیوں کا ہدیہ بنتا ہے، رسالہ ہذا کے پتے پر بذریعہ منی آرڈر ارسال کریں اور ساتھ ہی اپنا موجودہ پتہ بھی لکھیں تا کہ آپکو بروقت رسالہ ارسال کیا جاسکے۔ (ادارہ)

☆ ادارہ نوائے صوفیہ دینی تعلیمات و معلومات کی اشاعت کے لیے ہمیشہ کوشاں ہے۔اس رسالے کی دیر سے اشاعت سے بے چین رہتا ہوں۔ نجم الدین غریس خپلو

☆ نوائے صوفیہ اعتدال پسندی ، روشن خیالی اور عالم گیریت کے اسلامی اصولوں کو اجاگر کرنے میں پیش پیش ہے۔ رسالے کی شدت سے منتظر رہتا ہوں خدا کرے کہ یہ رہتی دنیا تک تعلیمات نوربخشیہ کی روشنی کو پھیلاتا رہے۔ غلام عباس آزاد خپلوی۔

☆ دنیا بھر کے نوربخشیوں کو ایک پلیٹ فارم پر لاکھڑا کرنے میں نوائے صوفیہ جو کردار ادا کر رہا ہے وہ مثالی اور لاثانی ہے، رسالہ ھذا ملت نوربخشیہ کی ترجمانی کا بھرپور حق ادا کر رہا ہے۔غلام نبی سرور سرمیکی۔

☆ السلام علیکم ! نوائے صوفیہ کے لیے یہ میرا پہلا خط ہے۔ رسالہ ھذا نے صوفیہ نوربخشیہ کے دلوں میں مذہبی شعور پیدا کیا ہے۔اس میں شائع ہونے والے مضامین نہ صرف لائق تعریف ہے، بلکہ اہمیت کے بھی حامل ہیں ۔ عبدالرحمٰن گلیل کونیس۔

☆ مضمون رہنمائی طلبہ و طالبات پڑھکر بہت خوشی ہوئی اس میں طلبا و طالبات کے تعلیمی مسائل حل کرنے کی اچھی کوشش کی ہے۔ ریاض مھدی۔

☆ میں نوائے صوفیہ کا پرانا قاری ہوں اس کا مطالعہ اب ہماری مجبوری بن گئی ہے، کیوں کہ اس دور میں ہر مکتبہ فکر کا ہر ہر ہفتے اور مہینے میں کئی کئی رسالے اور کتابیں شائع ہوتی ہیں جبکہ نوربخشی مسلک کا یہی واحد ترجمان ہے جن میں وہ تمام دینی و دینوی باتیں ہوتی ہیں، جو ایک نوربخشی کے لیے اشد ضروری ہے ارباب اختیار سے گزارش ہے کہ رسالے کی بر وقت اشاعت کو یقینی بنائیں۔ایم ادریس ظفر BZU ملتان۔

☆ محترم مدیر نوائے صوفیہ۔ السلام علیکم! میں نوائے صوفیہ کا مستقل قاری ہوں۔ نوائے صوفیہ ایک روحانی، علمی، بزرگان دین کی حیات مبارکہ کا عکاس صوفیہ نوربخشیہ کی پہچان اور غیر متنازعہ رسالہ ہے۔ مجھے اس کو پڑھنے سے دل کو سکون اور دین کے بارے میں بہت سی معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ تمام کارکنوں اور قارئین کو اس رسالے کو ترقی کی منازل پر لے جانے میں ان کی مدد فرمائے۔ آمین (عبدالحمید فرانوی، وارڈ نمبر NIHD،8، G-8/2، اسلام آباد)

☆ محترم جناب ایڈیٹر صاحب، السلام علیکم! گلستان

تصوف کے سدا بہار پھول نوائے صوفیہ کو انتہائی خلوص سے پڑھتا ہوں۔ تمام مضامین انقلابی اور معیاری ہوتے ہیں۔ جناب معروفی صاحب سے التماس ہے کہ نوائے صوفیہ میں اشتہارات اور سفرنامہ شائع کرنے کی بجائے معلوماتی و دینی مضامین اور آپ کے مسائل اور ان کا حل زیادہ سے زیادہ شائع کریں تاکہ عوام الناس اس سے اور زیادہ مستفید ہو سکیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارے تمام لکھاریوں کو جہاد بالقلم میں حصہ لینے اور شریعت محمدیہ کو کھول کھول کر لکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (طالب علم عارف حسین صابری، مقیم جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ)

جواب: ادارہ بھی سفرنامے کو غیر ضروری قرار دیتا ہے مگر دوسرے موزوں مضامین نہ ہونے کی وجہ سے یہ شائع کیا گیا۔

☆☆☆

وصولیات

۱۔	محمد رضا ضیاء سرمیک	900/- نمائندہ
۲۔	غلام مہدی کوروی	235/- //
۳۔	فہیم رضا بگتی خپلو	1558/- //
۴۔	ماسٹر فرمان علی تھلے	800/- //
۵۔	اخوند حسین بلغار مہدی	300/- //
۶۔	اقبال چھمن خپلو	1014/- //
۷۔	ماسٹر حاجی عبدالکریم کھرکوہ	1000/- //
۸۔	غلام حسین غریس خپلو	1120/- //
۹۔	سید ابراہیم چھواری	500/- //
۱۰۔	بابو انور براہوی	365/- //
۱۱۔	بابو غلام علی براہوی	129/- //
۱۲۔	محمد صالح براہوی	240/- نیا خریدار
۱۳۔	ماسٹر اشرف حسین	250/- نیا خریدار
۱۴۔	عبدالستار کریس	240/-
۱۵۔	بو امراد علی نوری	240/- پرانا خریدار
۱۶۔	ایم ادریس ظفر بلتی	200/- نیا خریدار
۱۷۔	غلام مہدی موسی	2700/-
۱۸۔	شریف دلشاد براہ	600/-
۱۹۔	ماسٹر شکور علی سرکیب	600/- نمائندہ
۲۰۔	محمد ابراہیم کامرہ خپلو	1000/-
۲۱۔		
۲۲۔	ذاکر حسین سرموی	240/-
۲۳۔	عبداللہ سب انجینئر	200/-
۲۴۔	علی حسین شگری	200/-
۲۵۔	اشرف حسین منگھو پیر کراچی	600/- نمائندہ
۲۶۔	غلام محمد صاحب کراچی	1580/- نمائندہ

☆☆☆